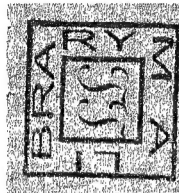


موصیای مکرم و مکمل فضل از روز ما
بنام غمگینان و دل‌ق‌مینان



طبع نامی خوشی و شوق و ای کاینور طبع مین
طبع مین

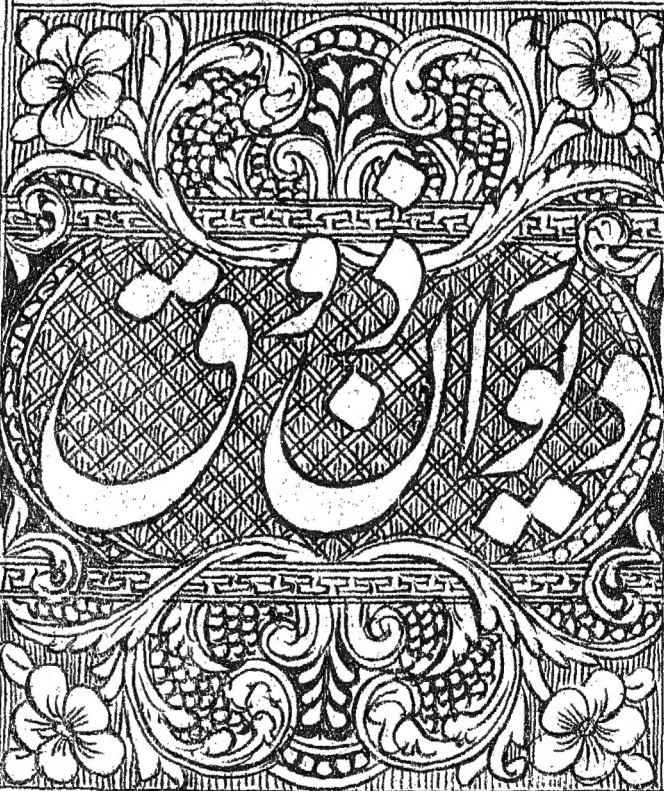


M.A. LIBRARY, A.M.U.



U61361

عوضاً عن مکین و مکا فضل حسن از وزما
بن قریع مکین بن و ق مین



مطبع میثقی نوکش و کاپور طبع مین
مطبع میثقی نوکش و کاپور طبع مین

URDU SECTION

بے دشت ابلک بھی تیاخ ابلک
و کھنڈا ہر آب پیکان محبت کا اثر
کھینچے مانی اوس پر کی کیونکہ کھنڈ
تیرے تامت سے جو ہو بریا نیات نظر

جھکنا، جو دھوان میرے جرنی گور کا
پیشتم انی لنگیا روزن ہراک ناسور کا
جھک ہو بیک ترنگ شمع روکھور کا
کام لے منتقار سے فریاد قری صور کا

دوق راد عشق وہ کو پچھے جسکی خاک میں
سے در تاج سلیان بیچنہ بیچنہ سور کا

پھنٹ سے ہاتھ نہیں تلم اوٹھ نہیں سکتا
کیا اوٹھ سہر سہر غم اوٹھ نہیں سکتا
صدھین کہ مجھوں کا قدم اوٹھ نہیں سکتا
سہریر گران بارالم اوٹھ نہیں سکتا
جون حرق سہر کا قدم اوٹھ نہیں سکتا
سہر اتری سہر کی قسم اوٹھ نہیں سکتا
پر پردہ رنار منم اوٹھ نہیں سکتا
ای راہ رو ملک عدم اوٹھ نہیں سکتا
کچھ فائدہ ہے دست کرم اوٹھ نہیں سکتا

لکھیے اوسی خط میں کہ ستم اوٹھ نہیں سکتا
یار تر صورت تصور نہ سالی
آنی ہے صد اے جس ناقہ لیلی
جون دانہ روئیدہ تر سنگ ہمارا
ہر مانع معاصی مرا اس واسے تر سے
اتنا ہون تری تیج کا شرمندہ ہمارا
پر وہ در کب سے اوٹھنا تو ہو آسان
یون اتنا گوانا رہے جو تر سے
دینا کا در مال جمع کیا تو کیا فوق

CHECKED
2002

بے دشت ابلک بھی تیاخ ابلک
و کھنڈا ہر آب پیکان محبت کا اثر
کھینچے مانی اوس پر کی کیونکہ کھنڈ
تیرے تامت سے جو ہو بریا نیات نظر
جھکنا، جو دھوان میرے جرنی گور کا
پیشتم انی لنگیا روزن ہراک ناسور کا
جھک ہو بیک ترنگ شمع روکھور کا
کام لے منتقار سے فریاد قری صور کا
دوق راد عشق وہ کو پچھے جسکی خاک میں
سے در تاج سلیان بیچنہ بیچنہ سور کا
پھنٹ سے ہاتھ نہیں تلم اوٹھ نہیں سکتا
کیا اوٹھ سہر سہر غم اوٹھ نہیں سکتا
صدھین کہ مجھوں کا قدم اوٹھ نہیں سکتا
سہریر گران بارالم اوٹھ نہیں سکتا
جون حرق سہر کا قدم اوٹھ نہیں سکتا
سہر اتری سہر کی قسم اوٹھ نہیں سکتا
پر پردہ رنار منم اوٹھ نہیں سکتا
ای راہ رو ملک عدم اوٹھ نہیں سکتا
کچھ فائدہ ہے دست کرم اوٹھ نہیں سکتا
لکھیے اوسی خط میں کہ ستم اوٹھ نہیں سکتا
یار تر صورت تصور نہ سالی
آنی ہے صد اے جس ناقہ لیلی
جون دانہ روئیدہ تر سنگ ہمارا
ہر مانع معاصی مرا اس واسے تر سے
اتنا ہون تری تیج کا شرمندہ ہمارا
پر وہ در کب سے اوٹھنا تو ہو آسان
یون اتنا گوانا رہے جو تر سے
دینا کا در مال جمع کیا تو کیا فوق

بے دشت ابلک بھی تیاخ ابلک
و کھنڈا ہر آب پیکان محبت کا اثر
کھینچے مانی اوس پر کی کیونکہ کھنڈ
تیرے تامت سے جو ہو بریا نیات نظر
جھکنا، جو دھوان میرے جرنی گور کا
پیشتم انی لنگیا روزن ہراک ناسور کا
جھک ہو بیک ترنگ شمع روکھور کا
کام لے منتقار سے فریاد قری صور کا
دوق راد عشق وہ کو پچھے جسکی خاک میں
سے در تاج سلیان بیچنہ بیچنہ سور کا
پھنٹ سے ہاتھ نہیں تلم اوٹھ نہیں سکتا
کیا اوٹھ سہر سہر غم اوٹھ نہیں سکتا
صدھین کہ مجھوں کا قدم اوٹھ نہیں سکتا
سہریر گران بارالم اوٹھ نہیں سکتا
جون حرق سہر کا قدم اوٹھ نہیں سکتا
سہر اتری سہر کی قسم اوٹھ نہیں سکتا
پر پردہ رنار منم اوٹھ نہیں سکتا
ای راہ رو ملک عدم اوٹھ نہیں سکتا
کچھ فائدہ ہے دست کرم اوٹھ نہیں سکتا
لکھیے اوسی خط میں کہ ستم اوٹھ نہیں سکتا
یار تر صورت تصور نہ سالی
آنی ہے صد اے جس ناقہ لیلی
جون دانہ روئیدہ تر سنگ ہمارا
ہر مانع معاصی مرا اس واسے تر سے
اتنا ہون تری تیج کا شرمندہ ہمارا
پر وہ در کب سے اوٹھنا تو ہو آسان
یون اتنا گوانا رہے جو تر سے
دینا کا در مال جمع کیا تو کیا فوق

اسی دل وہ بھی ہیں جن میں ہر لمحے
 ہر سو وہ دل پر نہیں ہو رہی جگہ
 جہنم میں لکھا ہے کہ وہاں سے
 بہ بہ کرم و رحمت سے
 علم فرما جان عزیز دوست رہا و نہ
 کیا

کیا ہوتا جو سچا دوست
 کیا دیکھتے ہم پرست کسان کو کہ اپنا
 کیا گرم پیش ہوتا طرب کرتے ہو گے

دشمن کا سخن دہن نشین ہو چکا تھا
 منظور نظر ایک حسین ہو ہی چکا تھا
 میں سرو تہ خنجر کین ہو ہی چکا تھا

جو کچھ کہ ہوا ہم سے دیکس طرح ہوتا
 حکم ازلی فوق پر عین ہو ہی چکا تھا

ہم ہیں اور سایہ تری کو چپی نہ ہوا
 محتسب گرچہ دل آزا ہے بخوار
 آتا تھو ز قمان ہو کہ چین میں لیل
 چرخ بر پتھر رہا جان بجا کر عیسیٰ
 ہوں رگین حلق ربیدہ کی ہا کھو بنا
 ہین کہ انداز تری تیر خڑہ نشہ خون
 کیوں نہ ہر تار میں سودا گن قرار
 دیکھے جان بوسہ لعل نکین ہر چہ بھی

بے سیاہی نہ چلا کام قلم کا ای فوق
 رو سیاہی سرو سامان ہے سپہ کاروں کا

میں وہ ہون سبک در ہا میں
 کشت سے جا اگر وہ کھر میں
 گون گھر سے نہ جا رہا ہے
 ہا کسری سے کہ مجھے ساغر میں
 گھر ہا ہون ہے چشم غافل
 بے لب سینے نہ ہو کر غافل
 تہ سے بس کر تہ ہر گز غافل
 گر مریوں کو خدا صاری خدا فی
 وہ کہ دیکھتا ہے وقت کہ وہ پودہ نشین
 دل کا سخن سونگے سے بے دھڑکی دینا
 دل نہ جھلی کہ جلدی کام ہے شیطان کا
 جھوٹ ہے با دین کام ہے شیطان کا
 کہ جام بھی وہ اے اگر فرات کا
 تو تھاری زندگی پر زندگی کی کیا ارب
 تو تھاری جان لیکن کیا ہر دوسہ جان کا
 وہل رہا نہ دوسے کا نام نہ عشق میں
 ایک تھانہ سر پہ اسرت و حرمان کا
 ایک تھانہ سر پہ اسرت و حرمان کا
 بن گیا جوش تہ بہ تہ زہریلے
 بن گیا جوش تہ بہ تہ زہریلے
 بن گیا جوش تہ بہ تہ زہریلے
 بن گیا جوش تہ بہ تہ زہریلے

دیوان فزون

ہوس

[illegible]

<p>ہو سکے آلودہ واسن یا کداسن کس طرح نفس ہمقدیر کو قدرت ہو کر کھڑے نہیں بھی</p>	<p>ای دلیلی چھوڑ واسن پسند کننا کا دیکھ بھرساں سن من عنان کسان کا</p>
<p>دیکھنا اسے فوق ہونگے تاج پھر لاکھوں کے خون پھر چلایا دوسرے صل لب پر لا کسا پان کا</p>	<p>جو آپ ہی مر رہا ہوا سو گراما تو کیا مارا اگر پائے کو اسے اکسیر گراما تو کیا مارا نہنگ و انرو ہاؤ شیر مارا تو کیا مارا ترمی لہو خج ہشتگیں مارا تو کیا مارا جو اوٹے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا الہی پھر جو دل پر تپا کے مارا تو کیا مارا کسی سے ہمتہ کہے جہر مارا تو کیا مارا جو غوطہ آب میں قہنے گہرا مارا تو کیا مارا اوہر مارا تو کیا مارا اوہر مارا تو کیا مارا اگر تیشہ سر سار پر مارا تو کیا مارا اگر لاکھوں پر س سجدے میں مارا تو کیا مارا</p>

[illegible]

اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا
 اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا
 اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا

<p>پھر ارادہ نہیں اوسے پاؤں نے دیکھا ووق گیا وہ غیر کے گھر مجھ کو ٹال کے کیسا</p>	<p>میں کمان سنگ وریا سے ٹال جاؤنگا تا کہ کتاب سے کرتا چرم زحل جاؤنگا دل یہ کہتا ہے کہ تو ساتھ نہ لیجی مجھ کو درستی میں بھی اگر جاؤنگا تو دیکھ کتاب کو چپ پار میں جاؤنگا تو نسل غرضید دل کے ہے کہ مجھ کو روزن سینہ زحل سرور ہونے خلائق الہی پالا کہن گت آنکھ سے شہد صفت مجھ کو اگر کرے سنہل عیتیں و فرماؤں گلاؤنگا کچھ عشق کی گر چہ آگ میں پروا دم گرمی شوق ہوں وہ مشتاق شہادت کہ تر تو مجھ کو</p>	<p>نہ وہ پھر ہے پھسلنا کہ پھسل جاؤنگا بلکہ میں توڑ کے اوسکو بھی ٹال جاؤنگا ورنہ میں جاؤنگا وہاں دیکھ مجھ کو شیشہ بادہ ہے زیر میں جاؤنگا پاس آداب سے میں بھی بل جاؤنگا ورنہ خون ہر کے میں انکھوں سے نکال جاؤنگا نخل سرازوہ کی طرح سے جل جاؤنگا میں بین کہ سنہل سے سنہل جاؤنگا اب کی میں گر طعن وشت و جل جاؤنگا سمجھا اتنا بھی نہ کبھی کہ جل جاؤنگا پاسے کو بان تر شمشیر اجل جاؤنگا</p>
<p>جنہیں برگ صفت بانع جہان میں آ ووق کچھ نہ ہاتھ آئے گا تو ہاتھ تو مل جاؤنگا</p>		

دلیان ووق

اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا
 اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا
 اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا

اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا
 اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا
 اس کے لئے کہ وہ بے پروا ہو گیا
 جس نے اس کو چھوڑ دیا

کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا

ہے اور علم و ادب کتب محبت میں
 ہجوم اشک کے ہمراہ کیوں نہ نہ
 فراق غلہ سے گندم ہے سینہ چاک تک
 کیا حبیب کو فخر سے جدا فاکس ہے اگر
 کہ ہے وہاں کا معلم جبار ادیب جدا
 کہ فوج سے نہیں رہتا کبھی نصیب جدا
 الٹی ہر ذرہ طرح سے کوئی غریب جدا
 نہ کر سکا مر سے دل سے ہم حبیب جدا

کرین جدائی کا کس کس کے بچ ہم تو فراق
 کہ ہونے واسطے ہیں سب ہم سے غم غریب جدا

شکر پر دی ہی میں اوستی کو حیا رکھا
 رہا پاؤں روضہ شمع کی تربت کا نشان
 تلخ نامی کار ہا بعد فنا بھی یہ اثر
 آشیان مانع میں تو خود تھا جہنم میں
 دل جو دیوانہ نہ تھا میر تو پچھ کیوں سکھ
 آنکھیں دیدار طلب گری آئی بین کل
 پے نا وقتن رہ پہلے ہی رہ بہر وجود
 ناتوان ہیں تن زار مراد کچھ سکھ
 نہ رکھے خوبی و رشتی سے غرض آئینہ وار
 در نہ ایمان گہا ہی تھا خدا نے رکھا
 اوسپہ تو ریز جو نقش کعبہ پائے رکھا
 استخوان کو مرے باقی نہ ہمارے رکھا
 ایک ٹکڑا بھی نہ تھا باوصفا نہ رکھا
 پادشہ تری زلف دو تارے رکھا
 دستہ بزرگس کا بیدار میر سے رکھا
 گور سے آگے قدم و کچھ عصا نہ رکھا
 خوب دھوکے میں اوستا نہ رہا نہ رکھا
 گھر میں مہاجر اہل صدا سے رکھا

کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا

کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا

کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا
 کربلا کے شہداء کو جس نے دیکھا
 وہ جہنم کے دروازے کی مانند تھا

نام سیر اسکے مجنون کو جہاں آگلی
 ٹھیکو ہر شب جگر کی آگلی جوں در مشر
 دی جو غمچون کا چکنا او گھٹو کی سی چٹک
 جنم کی اس میکہ میں ہمیت دست سہو
 لیکے آئینہ جو دیکھی حسن کی اپنی بہار
 تیز جو کرنے لگا عشاق پر تنہ نگاہ
 حسن پہ ناول آہن بھی گرم اعتلا
 موت او سکویا دکر تھی خدا جاکہ گور

بید مجنون دیکھ کر انکڑا سیان لینو لگا
 ٹھیسے یکس دن کچھ بے آسمان لینو لگا
 یہ پلہیں کسکی مانع ای باغبان لینو لگا
 وہ قدم تیری بس سپر معان لینو لگا
 اپنی بوسہ آپ وہ غنچہ دہان لینے لگا
 چشم کی گردش سے دکھار منان لینو لگا
 شمع کی گلگیر جو بھدھ میں بان لینو لگا
 نون ترا یا زعم جو چکیان لینو لگا

نام سیر اسکے مجنون کو جہاں آگلی
 ٹھیکو ہر شب جگر کی آگلی جوں در مشر
 دی جو غمچون کا چکنا او گھٹو کی سی چٹک
 جنم کی اس میکہ میں ہمیت دست سہو
 لیکے آئینہ جو دیکھی حسن کی اپنی بہار
 تیز جو کرنے لگا عشاق پر تنہ نگاہ
 حسن پہ ناول آہن بھی گرم اعتلا
 موت او سکویا دکر تھی خدا جاکہ گور

رات کو اسی فوفوف اوسکی دُک مڑ گا کھکیاں
 تن پہ ہر مڑ سے مڑے کارسان لینے لگا

ایو دل مجروح مے تو غسل کرا چھا ہوا
 دلع ادھرتا زہ ہوا اگر زخم اور دھڑ چھا ہوا
 آج مدت میں بہا رطلن ترا چھا ہوا
 ہو گیا مجنون جو کاٹا سو کھکرا چھا ہوا
 بھرو پاؤں اپنے سے دل کو چیر کر چھا ہوا

پہو سچا آب تیغ قاتل تا بسرا چھا ہوا
 ایک دن بالکل نہیں چاہا کرا چھا ہوا
 کم نہاوس لب خنجر کی آہی آبرو
 آہریگا دشت میں لیل تیرا توڑے کام
 رد کرتا تھا مزا مجھ کو چھا دی عشق کا

نام سیر اسکے مجنون کو جہاں آگلی
 ٹھیکو ہر شب جگر کی آگلی جوں در مشر
 دی جو غمچون کا چکنا او گھٹو کی سی چٹک
 جنم کی اس میکہ میں ہمیت دست سہو
 لیکے آئینہ جو دیکھی حسن کی اپنی بہار
 تیز جو کرنے لگا عشاق پر تنہ نگاہ
 حسن پہ ناول آہن بھی گرم اعتلا
 موت او سکویا دکر تھی خدا جاکہ گور

نام سیر اسکے مجنون کو جہاں آگلی
 ٹھیکو ہر شب جگر کی آگلی جوں در مشر
 دی جو غمچون کا چکنا او گھٹو کی سی چٹک
 جنم کی اس میکہ میں ہمیت دست سہو
 لیکے آئینہ جو دیکھی حسن کی اپنی بہار
 تیز جو کرنے لگا عشاق پر تنہ نگاہ
 حسن پہ ناول آہن بھی گرم اعتلا
 موت او سکویا دکر تھی خدا جاکہ گور

[illegible][illegible]

دیوان فونق

[illegible][illegible]

تری ہنری جگہ کی خاک پر پڑنا اگر سبز
 لگاوت دلی اویں قاتل کی وقت پر چاہے
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا

تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا

آئیں مری تلون سے لولہ جی تو اچھا
 جو چشم کہ بے نم ہو وہ ہو کر تو بہتر
 بنا رعبت نے لیا تیرے سہنالا
 ہو مجھے عیادت جو یہ یار کی اپنے
 چھینچے دل انسان کو نہ وہ زلف پیام
 ای کہ یہ نہ کہ میرے تن خشک کو نہ تیرا
 تاثیر محبت جب اک جب کا اہل ہے
 فرقت سے تری تار نفس نیلے میں ہے
 ہاں کچھ تو ہو حاصل تر غفل محبت
 دل گرے نظر سے تری اوچھنی کا نینچ
 وہ صبح کو آئی کو نہ ہاں توں میں دو پہر

تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا

تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا
 تیرا کھنکھارے کی طرح ہے تو اچھا

[illegible][illegible]

اس نخل سے گوارہ طلب گار دیدار
 مانا نیکو دیندہ بدین بن گیا
 حاکم بنیاد بن سید بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا

اس نخل سے گوارہ طلب گار دیدار
 مانا نیکو دیندہ بدین بن گیا
 حاکم بنیاد بن سید بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا

<p>جہان میں عرصہ عشق سوادہ چہرہ گم تری عاشق کو یونہی شکوہ آگے نہ بھر بزم طوط قمری کوئی نیکے ہو کاوے تری حسناہ کا پر تو پرو کر حاضر گل سیہ جاتی ہیں کس سیرت اوس تیغ بیک دلیران محبت کو غلش سے اوس کی مڑھانے خراش سینہ میں اب کیا ہو ٹوٹ کر بن اگر آتش مزاجوں کو سدھو خاک ساز خطا اوس کا وصل کی دولت ہو پیغام</p>	<p>اگر ہو عید کا اکدن تو عشرہ ہی محرم کا مسلمان کو سگے جی طرح شیریں آب نہر کا کند گردن لب پر جو حلقہ زن پر خم کا کر ہی شہک زنی خورشید پر قطر و شبنم کا کہ یاں کھٹا ہو یہ سوزن عیسیٰ و مریم کا پس مروں کھدین بھی یہ عالم چاہو تریم کا غلط ہے جو سمجھتے ہیں کہ یہ بچا ہوا مریم کا بقیہ کیا کہ امیس امن و شمن ہے آدم کا لگا سمت سے سنو یا تھو یہ اکسیر اعظم کا</p>
---	---

شیدا و فراق سے مین ہوئی ہیں حسرتیں لکھیں
 مری جو آہ ہے گوارہ ہے اک نخل ماتم کا

<p>گل اوس نہ کہ کر خم رسید وین مل گیا کیا جانے تیغ عشق کی لذت کو بوالہوس گر بید نقر چھر ساگ دینا ہو انفقیر و کھلا کے کھٹان سے فلک چاک سینہ</p>	<p>یہ بھی ہو لگا کے شہید وین مل گیا گو جوں ملو وہ ملق برید وین مل گیا کہنت پاک ہو کے پلید وین مل گیا اوس ہوش کے سینہ ورید وین مل گیا</p>
---	---

اس نخل سے گوارہ طلب گار دیدار
 مانا نیکو دیندہ بدین بن گیا
 حاکم بنیاد بن سید بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا

اس نخل سے گوارہ طلب گار دیدار
 مانا نیکو دیندہ بدین بن گیا
 حاکم بنیاد بن سید بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا
 یہاں پہنچا کہ بن بن بن گیا
 اور وہ مر جائے بن بن بن گیا

لیکن نازل ہو گا اور اگر وہ جنت الہیہ میں
 ہو گا تو وہ جنت الہیہ میں ہو گا
 لیکن نازل ہو گا اور اگر وہ جنت الہیہ میں
 ہو گا تو وہ جنت الہیہ میں ہو گا
 لیکن نازل ہو گا اور اگر وہ جنت الہیہ میں
 ہو گا تو وہ جنت الہیہ میں ہو گا

<p> دامن برق اگر دامن قاتل ہوتا ناز دیوانہ تھا جو پاد سلسل ہوتا اتنا وق ہوتا کہ جیتا اس سے شکل ہوتا رکھتے خنجر بھگو آپ وہ ہرمل ہوتا زلف ہوتا ترسے رہتا رہے یا تل ہوتا جذبہ شوق زینتی جو نہ کا مل ہوتا مودہ جو زمین کہ خدا کا بھی نہ تھا مل ہوتا در تیان کون تھا جو تیری مقابل ہوتا تو تھیاں دیکھتے ہو عجز دامن دل ہوتا ایک دل ہوتا گرد رو کے قابل ہوتا </p>	<p> چہرہ تاتا تہ سے ہرگز نہ کہی ہرمل شوق چین پیشانی اگر تیری منوی ترخیر کرتا یا محبت کا میا جو مسلج فوج ہونے کا مزا جاتا کر صید حرم گریہ بخت ہی ہونا تھا نصیب بخیر آنا کیوں مصرین کشتاں شو کلکریہ سورت کی کردیا چادر گرد انسان آب آئینہ مہندی میں ہے تو اپنا رھیت دل گرفتگی اگر خاک چمن میں ہوتی سیدہ چرخ میں ہر اختر اگر تھی تو کیا </p>	<p> اوس نے جب مال بہت دودھل مارا ہم نے دل اپنا دھپانی بھی میں مارا انا سے لگے چاندنی تیغے دزد بے دل کا کیوں یہ ماسے داس بیکل دھول مارا دل کو اوس کا کل بیکان ستارے لگا تھا ہر ایک لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا </p>
<p> ہوتی کہ عتدہ کشانی نہ دید اللہ کے ہاں فوج حل کیوں کر مرا عقدہ مشکل ہوتا </p>		
<p> تو زمین نہ زرد ہوئی نہ فلک کبدہ ہوتا دل سخت کاش کا فرح میر الیہ ہوتا جو یوین تھا دل کو تو پلاسے عود ہوتا </p>	<p> جو زنگ نچ و ام کا بیان نہ ہوتا کسی لنگش کو دیتا تو کچھ اور سکود ہوتا تری بزم میں جلتا کہ کچھ بھی رہے پونچھی </p>	<p> اوس نے جب مال بہت دودھل مارا ہم نے دل اپنا دھپانی بھی میں مارا انا سے لگے چاندنی تیغے دزد بے دل کا کیوں یہ ماسے داس بیکل دھول مارا دل کو اوس کا کل بیکان ستارے لگا تھا ہر ایک لگا لگا لگا لگا لگا لگا لگا </p>

لیکن نازل ہو گا اور اگر وہ جنت الہیہ میں
 ہو گا تو وہ جنت الہیہ میں ہو گا
 لیکن نازل ہو گا اور اگر وہ جنت الہیہ میں
 ہو گا تو وہ جنت الہیہ میں ہو گا
 لیکن نازل ہو گا اور اگر وہ جنت الہیہ میں
 ہو گا تو وہ جنت الہیہ میں ہو گا

منہ پر ہونے والی چیز کا جھوٹا
 اس کا ترجمہ غریب

اس کا ترجمہ غریب
 اس کا ترجمہ غریب

اس کا ترجمہ غریب
 اس کا ترجمہ غریب

ساتھ انکو ہن ہم سائے کو اندر دیکھن
 دل ناگھا صفت اور یہ پھر اوتھنا

اس پر بھی جدا ہن کہ پھنا ہن آتا
 کچھ قرص تو بندی یہ تھا رانہن آتا

اس پر بھی جدا ہن کہ پھنا ہن آتا
 کچھ قرص تو بندی یہ تھا رانہن آتا

مستعدی سے ناچار ہون و فوق و گرنہ
 سب فن میں ہون میں طاق مجھے کیا ہن آتا

مستعدی سے ناچار ہون و فوق و گرنہ
 سب فن میں ہون میں طاق مجھے کیا ہن آتا

مستعدی سے ناچار ہون و فوق و گرنہ
 سب فن میں ہون میں طاق مجھے کیا ہن آتا

ساتھ آہ کو دل بھی پیکان نکل آیا
 شب بنے نہ ہو کیا تو یہ کا ساق

تھا کام تو شکل مگر آسان نکل آیا
 بنزب سے سحر ہر درخشان نکل آیا

تھا کام تو شکل مگر آسان نکل آیا
 بنزب سے سحر ہر درخشان نکل آیا

ہر ایک سے قول آتشی کا چھوٹا
 نہ تھکے وال خارا بے عین کہ ہوگا

وہ کا فرہے ساری خدائی کا چھوٹا
 یہ ساغر سے کہریائی کا چھوٹا

وہ کا فرہے ساری خدائی کا چھوٹا
 یہ ساغر سے کہریائی کا چھوٹا

دل کا سامنے ہون پچھلی ایشی ایشی
 دل کا سامنے ہون پچھلی ایشی ایشی

دل کا سامنے ہون پچھلی ایشی ایشی
 دل کا سامنے ہون پچھلی ایشی ایشی

دل کا سامنے ہون پچھلی ایشی ایشی
 دل کا سامنے ہون پچھلی ایشی ایشی

بل سارے گل میں ہوا (مطلع)
 اور نہ تو کوئی دیکھ سکا (مطلع)
 مینا کی ناز و نیاز (مطلع)
 پتھر کی آواز میں (مطلع)
 راجہ دل سے چاہتے ہیں (مطلع)
 سچے کاری میں (مطلع)
 اچھا تو دل دیتی تو کوئی (مطلع)
 ہوس حیدر سے سدا کا (مطلع)

مطلع	جنت ہے زندگی میں زمانہ شباب کا	پیری ہے پہلے مرگ سی ہونا عذاب
ناتمام	ہم برہنہ پا جوں اور گرم پتھر زیر پا	دو پہر ہے سایہ بھی ٹپٹپھے دو کر زیر
مطلع	نغمہ گل منھدی نہ بوجھتے ہیں کجا	تو کھڑا ہو رکھے میرا کاسہ سر زیر پا
ناتمام	زادہ شراب پیڑ سے کافر میں کیوں	کیا توڑے چلو پانی میں ایان بہ گیا
مطلع	کیا کہیں اس سے چھپے زیادہ جانتا	وہ ارادہ ہے ہمارا فی ارادہ جانتا
مطلع	مترہ پیکان کا ہو گڑا کہ سری کا گڑا	مگر ہے چاند کا گڑا کہ پری کا گڑا
ناتمام	یاشک عدد زمانہ ہے مرد و لیر کا	تجسین میں پشکار کیو بھی شہ کا
مطلع	جس سبب لڑائی ہو وہ آدمی بہین	کاشا و گھیریں ساہی کا یا گل کسیر کا

دل کاں جبرک (مطلع)
 سب کوئی نہیں مرنے آلودہ پیکان (مطلع)
 نشان سوار کا معلوم ہوتا ہے پیکان (مطلع)
 لگا چاندول پادشہ کا (مطلع)
 بخت مہتابے گدہ پر سوار ہے (مطلع)
 بخت مہتابے گدہ پر سوار ہے (مطلع)
 بخت مہتابے گدہ پر سوار ہے (مطلع)

میرزا قتل سے اوس عہد کا عظیم ترین واقعہ ہے جس نے اوس ملک کی تاریخ پر گہرا اثر ڈالا ہے۔

یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے

میں وہ ہوں گناہم جب فترت میں آیا ہوں
 سائے سرور میں تجھ میں درنا ہے مجھے
 ہو گیا طفلی ہی سے دین ترازو تیر عشق
 اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیتا اگر فلک
 شوق رکھو اسلو بھی طرہ نہ نالہ عشق سے
 دل تو لگتی ہی لگے گا حوریاں جن سے
 گھر سے بھی واقف نہیں ہو سکتا جسکو واسطے
 وصل میں گرہ نہ چھو کہ وہ بت ماہر جب

ان دونوں گرچہ وکن میں ہے جڑی قدر سخن
 کون باک و قوق پردہ کی گلیاں چھوڑ کر

بلبل ہوں صحن باغ سے دور اور تنگستہ پر
 کیا ڈونڈ سے دشت گمشدگی میں بھی کہو
 اوس مرغ ناتوان پہ ہو حشرت جو رہ گیا
 ساقی بت شراب ہو تجھ میں پڑی ہوئی
 خرواد کو سوچنے نامہ جو مرغ نامہ یہ

یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے

یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے

یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے

یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے
 یہ چاند کا مندر کا نام ہے اور اس کا مندر کا نام ہے

جنتین
 مراد لیک دون اسی
 کہین دان وادین ہی او دین
 سرکاشون دہ جاہان سر کبیل ہم
 شمع دہ کو چاہان سرکبیل ہم
 نیو پد دہ بی و کفری ہو کے شومی
 چہین ملکین در پد دہ کھاہین سرکبیل
 کہ اس کو دہ کا چاہانین سرکبیل
 سرکبیل کین دہ دہ یانین سرکبیل
 دہ ازانای ووق فزون
 دہین دہ غم فزون
 مطلع

اے میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا
 میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا
 میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا

<p> اہم تر سنتے ہو سدا کل جھوض باسرد خوں ہوتا ہے وہ کین ہرگز ترش برکرم </p>	<p> روایت نون </p>
--	---------------------------

<p> بے یار روز میری شب غم سو کم نہیں دیتا ہوں دور چرخ کو نہ فرستے تشا ط اوس نے لے لے فتنہ زکا لہو کی سیج دم تریا ہو رو سے زرد پہ کیا شام لگھون سرست ہو بخش کی رگ سنگ ترا میں ہوتی مجھ کو سر پریشانی آفریں ساقی سے ہزار غلاطون ہیں ملک میں اوس مردوش کا گھر مجھے جنت ہے کھلا شواہد سرشک سو دھوتا ہو زخم دل پاتھون سے تیری پارہ پلاس خوں دل لے خوں کو شہم فدا کرتے ہو دیکھا </p>	<p> جام شراب دیدہ پر غم سے کم نہیں ہر میکہ پاس جام وہاب ہم کو کم نہیں کچھ دست شاد چڑھ کر ہم سے کم نہیں اپنی فزاں سہا رک موسم سو کم نہیں دل کی تپش کچھ اب بھی شہم سو کم نہیں درہم کی شکل صورت درہم سو کم نہیں جو غم ہی پر قالیس آدم سے کم نہیں لیکن تیرا ہو تو جنم سے کم نہیں تیرا اب میری حق میں یہ مرہم سو کم نہیں مجھ کو تو ملو گے و شہم سے کم نہیں سب سب ہی زیا دہ ہیں کوئی ہمسو کم نہیں </p>
--	--

اے میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا
 میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا
 میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا

اے میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا
 میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا
 میری جان میں کتنی درد ہے
 جس کی وجہ سے تیرا دل بکریا

میں ہوں نقیضہ دلکشاں کز نیکو
 گر پڑو گزرو میری خاک مدفن آب بین
 بیستہ مستحق کا دم ہوتا بدون آب بین
 آثر وہاں سین کج نسب کز شک گلشن بین
 در حد ہوا آئینکا اوسکے ابریکلی ہو کر آئے
 غلط کو ہم لکھتے ہو بھی آنکھ سو اندھی ہو شک
 بیرون رہا زندگی بھر نشہ ہو دیدار
 آواں ہوں سبدم و طحا و عکرو زعفران بین
 آئینا صبر کیا میں ہوں کز آردان کز بین
 بہ گیارہ خط لکھو کہتے شفق کب بین

<h1>غزل</h1>	
<p>اس گلستانِ چشما میں کیا گلِ عشرتِ مہین علمِ جبکہ عشق اور جبکہ اعلیٰ دشتِ مہین</p>	<p>یکے قابل ہو یہ پیر کی فرست کی مہین وہ ملاطفتِ تورا پی قابلِ صحبتِ مہین</p>

چونکہ آئینہ میں کیا تصویر پائی گئی ہے
پھر تازی سیل و اوقاس کی میں
صحنہ صافی لڑائیوں کی یاد تیرہ
اب بھی اگر سچے غم فرست نہ تو ازار
طاس تلپان تین لکھا تو آخر درد کو
دیکھنا آبی ٹوٹے تھکے اور کوفت مراد
میں نہ ہوں تفسیر دل کے سچا کرب و غم
یوں رہا زندگی بھر نشہ و یاد اربار
سنا یہ سرور میں تجھ بن ڈالنا ہی سچے
درد کا آئینہ اوسکے ارب لکھی عورتائے
خط کو ہم لکھتے جو بھی آنکھ سے اچھی ہو شک

نہ

اس گستاخ جہانگیر کی ایک مجلس عشرت مہین	یکے قابل ہو یہ پیر کی فرصت کی کشتن
علم حبکا عشق اور حبکا علی جہشت مہین	روندلا طوطا کو تو راہی قابل صحبت مہین

تجارت

ناتمام

پیش از این که این کتاب در بازار آید این بین

مجلدات مختلف را می توان از طریق

این کتاب به دست آورد

[illegible][illegible]

مین ترے اخص و غرضیوں سے
سب پران زخم و جراحت
وہ بنائے گا پر سے کرتے
بیکہ ذن عام پر سے کرتے
تاسم

عقلمند کی طرح عقل سے غفلت نہ کرے
ہون اس طرح مہربان کہ گویا بین ہوں میں
میں وہ بینیت کہ ہم کہیں میں درمیان ہوں میں
میں ہر چیز اس میں میان ہوں میں ہوں میں
اوس درمیان میں ہوں میں ہوں میں
ہوں میں

نہا نام
 اگر از زمین چشم بین کیا است این
 گمانی نظر بین خطا است این
 و گمانی از ناول کا کہ ہوی غلط است
 اگر کہینہ رستگاری کیا است اس میں

نہا نام
 غزال آپ کے گری فتان بچہ بین
 کو چلا پھر رہوں ہم سے لکھنویان غنیمت
 ہمارا دل سے کہوینے تر کامہ فار
 یا چپ اورا ہستہ کہ کیا زبان میں غنیمت

نہا نام
 خط چڑھ کر اور بھی وہ ہوا پچ و تاب میں
 کیا جا بین لکھد یا او سو کیا مضطر رہ بین
 یاں لب پر لاکھ لاکھ سخن ان مضرب میں
 دان یک غاشی سے سبکے جواب میں
 بے باور عمر کی میں ہوا و ہوی جون حیرت
 کی تو تہ بے وقوف نے ناحن شباب میں

نہا نام
 کیون رد و این بھین غم کہ راست بین بوی
 بینشیں کا نصیب کیا بین رہا ستے میں
 استہار سے بین وہ بھینے کہ انام او ستہا
 لکھن کا قدری ہون وزن بڑا ہستہ میں

نہا نام
 ایک دل لیلوں کچھ درتق قاتل کندون
 جانوں کی لڑائی میں کون کندون
 چار کڑو کروں دیکے کہ نہیں ہو سکتا
 کچھ دون سج کو کڑو کروں تل کو کڑا

نہا نام
 اسیر باغ و غم میں رہا بین
 اور او سپر اپنا گستاخ بین
 جو ناگوارت در دوجہ سے مجھ کو بین
 کہ نام عشق اورا ستر راحت طلب بین

نہا نام
 لکے ہم ہر تر واد کی مرگان دل میں
 اتھرتوں پر نہیں چھین پکان دل میں
 گھوڑی کر بیٹھا ہمارو غم جہان دل میں
 ہمنو رہا ستا کوئی نہ کاہو ستا کوئی نہ

نہا نام
 ننگ کھلا ہون نہ ترافتد بین
 بین کچھ بین رستہ بندو و لگا ہون
 بین ناگوارت کا سر کھینچ ہون
 بین ناگوارت کا سر کھینچ ہون

نہا نام
 کس دوست بلکے ہم غم کو اور سو کو
 تیج کئے ہیں سر کھینچ ہون
 سوال ہے گواہی میں تیج ہے
 ایضا شتان اس کے

نہا نام
 ننگ کھلا ہون نہ ترافتد بین
 بین کچھ بین رستہ بندو و لگا ہون
 بین ناگوارت کا سر کھینچ ہون
 بین ناگوارت کا سر کھینچ ہون

[illegible]

کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان
 کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان
 کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان

کیا سبب کہ چہ نہیں ہو یہ معاً ہم کو
 سبب کہ ہے دور ہی تو لکھے صحرایہم کو
 کہ کشتوں بنایا ہے سر پایا ہم کو
 خاک کہ ہو گیا وہ نہ تھنہ عتقا ہم کو
 در داب تھو ہمارا ہر تھار اہم کو
 کیا بنا یا تھا پھیلنے کا پھول اہم کو
 نقش سجدا ہو پیشانی تو پٹیکہ ہم کو
 کثرت زخم سے اک خلعت زریا ہم کو
 عم دوری سو کیا تاک ہو کیا کیا ہم کو
 ہر بشر طے ترے آنے کا بعد دس اکو
 ہر نفس باو محال تھا ہو چھو کا ہم کو
 تری جانب پر پرواز میں اعضا ہم کو
 پاس آئے نہ یاد رہی پھینکا ہم کو
 خط لکھا غیر کو اور بھول کے بھی ہم کو
 اویزون تھے تو کاٹھونیں کسے ٹا ہم کو

رنجی دل کو کیوں اس کو لہے کساتھ
 ہم وہ جنون ہیں کہ درم آہو کی طرح
 کس سے تدبیر رستی ہو ہمارے جتن لہے
 جا بجا نام تو چون نقش قدم چھوڑ گیا
 اور ہر دو کمان مہنوا جھڑت دل
 پھینک کر شیشہ دل بڑھ سو کٹا ہو دلا
 اثر کفر و طاعت ہو بھی اپنی پسیدا
 محل خدائی طرح باع محبت میں ملا
 ایک دم تنگ وہ آؤ تھے بھل میں پہر
 تن کیا جان جان فی شکلیں پار سے
 ان ہو بھی سرگردا ہوتا کشتی عمر
 ہر سکے لاغوی و صفت کہا تھے شوق
 ہم گئے بسکی طعن چون گل نری آؤ
 رشک تھا اپنی تھستے میں کہ دوس فرخانے
 ہر قدم پاؤ تھیں سر رکھتی ہیں سرشت

کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان
 کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان
 کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان

دیوان بون

کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان
 کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان
 کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان

کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان
 کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان
 کجی گلی کی درانی سے لے کر
 ایک دم پہنچیں سہا سہا بیان

کس لب تیغ کو بستی کسے پیکار کو
 سایہ تک بھاگ گیا چھوٹے تنہا ہم کو
 اختر سوختہ ہے اپنا ہی زریا ہمس کو
 دل کا رہنا نظر آتا نہیں اصلا ہم کو
 ایک مدت اسی پتیلے کا ڈرنا ہم کو
 کہ رہے وصل کی نامرگ تنہا ہم کو
 خواہ شب بستر محفل پہ آیا ہم کو
 وہ محبت نے دیا سلسلہ پاہم کو
 کہ اگر نہ ہر بھی دیتا ہے تو بیٹھا ہم کو
 ہم ہر کسے بیٹھے ہو کیوں آپ چھوٹا ہم کو
 یہ ہر کس نے کیا تیر خبا کا ہم کو
 جاوہر ہونے گیا تا سبر دریا ہم کو
 آتش مینا نے سے ہون بیٹھ مینا ہم کو
 ہوسوم میں تری نیکیا جو دھڑکا ہم کو
 بارہی تو اسے گامیں شک ہمارا ہم کو

کس لب تیغ کو بستی کسے پیکار کو
 سایہ تک بھاگ گیا چھوٹے تنہا ہم کو
 اختر سوختہ ہے اپنا ہی زریا ہمس کو
 دل کا رہنا نظر آتا نہیں اصلا ہم کو
 ایک مدت اسی پتیلے کا ڈرنا ہم کو
 کہ رہے وصل کی نامرگ تنہا ہم کو
 خواہ شب بستر محفل پہ آیا ہم کو
 وہ محبت نے دیا سلسلہ پاہم کو
 کہ اگر نہ ہر بھی دیتا ہے تو بیٹھا ہم کو
 ہم ہر کسے بیٹھے ہو کیوں آپ چھوٹا ہم کو
 یہ ہر کس نے کیا تیر خبا کا ہم کو
 جاوہر ہونے گیا تا سبر دریا ہم کو
 آتش مینا نے سے ہون بیٹھ مینا ہم کو
 ہوسوم میں تری نیکیا جو دھڑکا ہم کو
 بارہی تو اسے گامیں شک ہمارا ہم کو

۲۵
 دیوان درویش

بی ہر طرح سے صیدی کے کوئی نہ تھک
 اپنے سے ادس بیت بیدار کے اپنے نام کو
 صیدی کیان نہ فقط دن کا چمکے قند را
 صیدی کیان نہ فقط دن کا چمکے قند را
 صیدی کیان نہ فقط دن کا چمکے قند را
 صیدی کیان نہ فقط دن کا چمکے قند را
 صیدی کیان نہ فقط دن کا چمکے قند را
 صیدی کیان نہ فقط دن کا چمکے قند را
 صیدی کیان نہ فقط دن کا چمکے قند را
 صیدی کیان نہ فقط دن کا چمکے قند را

دیوان نام علی کی بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان
 دیوان کا دوسرا بیٹا اور دیوان

ہو رہی خدشہ لہاں جرات میں قتل
 ہم وہ بین گرم رو رہو دفاجون خورشید
 خال سر کا نہیں چاہیے زیبایش کو
 یہ تو یوں مضطرب رہیں تو میں لاکھوں
 پیکار کا گمان کہ ہو کے جگر آخر کو
 غلط تو ام سے لکھو کہ یہ تاریخ و فاست
 کون غلطیدہ تھا خاک سر کو پتیری
 جس کی آواز سے ہوں رہیں تو ہاں طرہ
 اک حلاوت ہے عداوت میں بھی منظم
 دیکھا آخر کو نہ چھوڑی طرح پھوٹ ہو
 پٹکے ہو جاے عرق ہر بن سے کیان
 ہمسفر ہو نہ سکا کوئی بھی اپنا نیکان
 ہم وہ بین رہے کہ اس عالم پر یگان بھی
 سنگدل ترین لب بے ریدین بھی ہر بین
 تو ہنسی سے یہ نہ کہہ تو ہر بین ہم بھی ہم

پودہ بین ہو۔
 پستان کا دل جس کے بیان پناہ کا
 اوتن یہ بچوں کے قریبی
 اگر ننگ مری کا تو یہ بچوں کے درختی ہی ہیں
 درمیان سے وہ نہیں ہو۔
 مری زندگی مٹی بجی اس کے گرجان پر لگی
 تیری طور
 لکھ لیا اوتن تو دن تھا تھک چل جا جان
 کچھ دوسرے ہیں۔
 اگر ننگ لکھن تو بچے باہم زلزلہ میں
 ہر دے مٹی کا عالم۔

جو سوتی جھکا کو باعث خونخوار گمانی پھر
 مر جائیگا جو تیرا گرفتار دم زلفت
 تیرے تنگ سے دہر نہیں منزل فرام

آوارگی سے کوئے محبت کے ہاتھ اڑھٹا
 اسے **خووق** یہ اوتھاد سکے گا کھکیر تو

موت ہی اس کو کچھ علاج در وقت ہو تو ہو
 ہو تو ہو آبا کو نہ کہ یہ خواب آبا دول
 کوئی ہیں شہر قیامت جس کو وہ اچھے پیر
 گر پڑے آگ میں پرانے سا گرم صفیعت
 انتظار یار میں جو چشم ہو جاوے سینہ
 آدھیت سے ہی بان آدمی کا مرتب
 اب زبان بھی نہیں آتا کبھی الفت کا نام
 غسل میت ہی ہمارا غسل محبت ہو تو ہو
 عشق غار گرونیاسی غارت ہو تو ہو
 تیرے سوتوں کی صفیر خواب نہضات ہو تو ہو
 آدمی سے کیا فو لیکن محبت ہو تو ہو
 مردیک و سیر کی بان ہر دھن حسرت ہو تو ہو
 مہیت آہستہ یہ ہوا اور لہجہ قامت ہو تو ہو
 آگے کتوں میں کچھ رسم کتابت ہو تو ہو

آج اک پرکھی ہوتی تھی مسکے سے ہمیں رہن
خووق یہ تیری ہی دستار فضیلت ہو تو ہو

تنائیں ہو کہ اندا دول کو تپش حاصل ہو کہ مژد قلم ہو
 یہی حق ہو قائل اگر حق کو لائے یہ بسل ترسے پاؤں پر جان بخت ہو

چھٹا پنہون کا آواز صہنم میں مہکواں
 وادی خان رون ہو۔
 اگر نہ سید سے بچا یا اٹھان تو خوشی
 عشق کو تپ سے پر حازن۔
 مگر تپہ دماغ دل کو کھانوں اوج قیامت کا
 خود میں نفاق ہو۔
 یہ کہ تو انی نسل کی بل کر نہ نکل
 کہ **خووق** جبین۔
 نو نقطہ سائنس و تحقیق سلطان مرقی ابھکھو پناہ
 معنون اوتن ہو۔

منزل دیگر

جن تھیں غامض کی جگہ
 درمیان سے وہ نہیں ہو۔
 جیہ بچوں کے قریبی
 اگر ننگ مری کا تو یہ بچوں کے درختی ہی ہیں

کھنکھاتا کہ کچھ نہ بولتا
 دھندلے سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا

ہاتھ دھو کر اپنے چہرہ پر
 دھندلے سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا

دیکھ کر اپنے چہرہ پر
 دھندلے سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا

اسے قاتل حلق پریدہ سے اک شعلہ بول جو سرکش ہو	
تو روشن مطلق سب سے اپنے دیکھ توڑ آتش ہو	
تو ترسیدہ روضہ جہان مجھ سے روضہ جہان ہو	
وہ کچھ نہ بولتا کہ نور بھی نہ پاں زبرد و آتش ہو	
ابریز شرا بہ ناز و کھا تو سانس چہم کا فر کو	
تا زہ پاک لڑت ہو مامون دلکش سے کش ہو	
تو وہ زخم دل پر میرے کرتے ہو دکھلانے کو	
پر پریش نی ناز سے اپنے دل میں کرتے عشق ہو	
دل نخل میں قد کے جون زگر با چھپ کر شہم کا فر سے	
اب آرزو بخش ابرو سے کیونکر نہ زیر نشا کش ہو	
لبیک و از ان ناخوس جس یا خندہ مقلد ناخوسے	
دل کھینچنے میں ان کوئی ہو پر ایک نواسے دلکش ہو	
بہن تیرے آگے آرایش و شہن جان ہر عاشق کی	
محراب ملاقات کا ان بنامے دستہ زکس ترکش ہو	
اندکھان میں پانچم حق نے بنایا اس خاطر	
تا ہر پنجم صرٹ پناہ کی رات پکھش ہو	

ہاتھ دھو کر اپنے چہرہ پر
 دھندلے سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا
 بے پروا سے چہرہ نہ دکھاتا

[illegible]

نہیں کیا اور دل کو

نام
 میرزا ابوالحسن بن میرزا علی
 میرزا ابوالحسن بن میرزا علی
 میرزا ابوالحسن بن میرزا علی
 میرزا ابوالحسن بن میرزا علی

三

٤٤

5

CE

CE

10

יחזקאל

11

ہے جو ہر روز تیرے مکان	یہ سچو تم اسے دیوارِ قدما
------------------------	---------------------------

آتش به دو مری و شست کا پتھر حسن که مسدود
ترا مجنون تفتد و شستد بین آتش قدم که
بچا شد حق تمام و من پزند بشر به
ربانی تنش بر موقوف بود که به راه روانی
و بود و اگر مسدودش آتش که در محو پتیر

کو سون کیاستگی زمانے کو
مقد کہیے کا تھا پیرے اوئے
کو نہیں چاہے سروٹھانے کو
چوم کر اسکے آستانے کو
جو کدر نہ تو عشق میں ہسم
ایک آذھی میں خاک اور انے کو

یہاں تک غوی اواس شیریار کو
 زیادہ ہوا پکاری میں فریب نفس آباد
 کند نام و شہرت کیجیلاق و عدتم بھی
 عجب کیا سحر عجیب طوق گردن شہم سوزن کو
 یہ بالونکی سفیدی سیر و اسار نہ نہر کو
 لپٹ کر مثل طوق ناختہ عشاقی گردن

مقام جنتی اور عالم شریعت حضرت مولانا

جی کونسا آجائے تو قیام کیا ہو
مطلبہ

در بین گرامی و خوار گاهان

مطالع

از بابین و دست

شکباری مری مرزا گنگی زور او کی جین ت	اکتے پانی مین مین نوار او کی جین ت
مطلع	مطلع
منا ہی نمک تم مر سے زخمی ہو گیا	پاکوان کو تھا وگے نہ ہاتھوں سے گراؤ
مطلع	مطلع
زبے بیمار کر گریے جینے کی تمنا ہو	افک پر سیکھتے تھے تھکے تھکے تھکے تھکے
مطلع	مطلع
چرخ مندی مری مری مندا تہ او کو	گرتے عود کو عرق تو بیلے او کو
مطلع	مطلع
میر کر خبک زلف کی تو مجھ کو ہالی رنگو	کبا دہ ماسنا کھپنے تھے شائع سید مجنون کو
مطلع	مطلع
عیش تم اپنا کاوٹ سے مجھ تھکے ہو	دلب پہ آتی ہستی دیکھو مسکرتے ہو
روین نامی ہو	روین نامی ہو
مرنے میں تھک پیا ستھام اور زیادہ	تر لطف میں کر رہا ستم اور زیادہ
روین کیونکہ تھوہ وافع الم اور زیادہ	میت میں بھی دل سکوم اور زیادہ
ساتھ اپنے ساتھ اپنی توج الم اور زیادہ	کر تھی لبند آہ علم اور زیادہ

دل میں آئینہ کے جہر فار سے
 شمشیر فراخ شد دیدار سے
 بونہر گیسو کمین طوار سے
 کھانہ دلیخ آتش خوار سے
 کہین دل مرغ آتش خوار سے
 باغ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہر اک گردش میں بر انداز از منتظر و زخمی
 ستم کو کم کرم کچھ چٹا کو تم دنا کچھ
 سبائی میں ہا سی وہ اگر اپنا بھلا کچھ
 نچھ لے سنگدل رام جان بتا کچھ
 وہ ہے خاکسار ز کو چپ پنا خاک کچھ
 تھے کشتے جو برین اب ہم سو یکہ یک کچھ
 نسیم صبح لاشن میں گر چہ ہر دم صحت
 روان ہوا اس رہبان سے کراہون
 مذہب خست نظر کو میری جان کیستہ عقل
 حساب اسلا نہ چرم مجھے سیر کو ل کو فریجا
 اگر دل کو نکلا اپسیر کر پچان نہ ہو کر
 کرے آہ ساسیری جو سیر عالم بالا
 ہنسی ہے زخم دل تدبیر پر جان کی کند
 محبت سے دنا کو ہم دوسرے جان کن
 عدد آہ ہے بکر نامہ بلکہ نصیب بن کا

فلک کو کم کرم کافر کی چشم سر سا کچھ
 در آہ پر ہی نہ کچھ وہ دوسرے خدا کچھ
 برا کچھ برا کچھ برا کچھ برا کچھ
 پرین نہ پر میری پانی ہم کچھ تو کیا کچھ
 ہم اپنی ملک ساری خون میں کیا کچھ
 مگر شور و فضا کو تری آواز پا کچھ
 تریا ہر دم تجھ میں موم جاگزا کچھ
 چھٹے کو سب اپنے کی آواز در کچھ
 اسی بھی آپ کیا میری بخت مار کچھ
 حساب دوستان دواں گروہ در کچھ
 کہ عاشق نیچے پلہ میں ہی کو دل کی کچھ
 فلک کو بھی یہ ہیں اک اک لہر ساز کچھ
 ہنسنے ناکے دیکھ خندہ و دنا کچھ
 دل شکستہ سیر اپنے من میں کیا کچھ
 کر نیکی لیکے خط کیا مدے سے مدعا کچھ

ہر اک گردش میں بر انداز از منتظر و زخمی
 ستم کو کم کرم کچھ چٹا کو تم دنا کچھ
 سبائی میں ہا سی وہ اگر اپنا بھلا کچھ
 نچھ لے سنگدل رام جان بتا کچھ
 وہ ہے خاکسار ز کو چپ پنا خاک کچھ
 تھے کشتے جو برین اب ہم سو یکہ یک کچھ
 نسیم صبح لاشن میں گر چہ ہر دم صحت
 روان ہوا اس رہبان سے کراہون
 مذہب خست نظر کو میری جان کیستہ عقل
 حساب اسلا نہ چرم مجھے سیر کو ل کو فریجا
 اگر دل کو نکلا اپسیر کر پچان نہ ہو کر
 کرے آہ ساسیری جو سیر عالم بالا
 ہنسی ہے زخم دل تدبیر پر جان کی کند
 محبت سے دنا کو ہم دوسرے جان کن
 عدد آہ ہے بکر نامہ بلکہ نصیب بن کا
 فلک کو کم کرم کافر کی چشم سر سا کچھ
 در آہ پر ہی نہ کچھ وہ دوسرے خدا کچھ
 برا کچھ برا کچھ برا کچھ برا کچھ
 پرین نہ پر میری پانی ہم کچھ تو کیا کچھ
 ہم اپنی ملک ساری خون میں کیا کچھ
 مگر شور و فضا کو تری آواز پا کچھ
 تریا ہر دم تجھ میں موم جاگزا کچھ
 چھٹے کو سب اپنے کی آواز در کچھ
 اسی بھی آپ کیا میری بخت مار کچھ
 حساب دوستان دواں گروہ در کچھ
 کہ عاشق نیچے پلہ میں ہی کو دل کی کچھ
 فلک کو بھی یہ ہیں اک اک لہر ساز کچھ
 ہنسنے ناکے دیکھ خندہ و دنا کچھ
 دل شکستہ سیر اپنے من میں کیا کچھ
 کر نیکی لیکے خط کیا مدے سے مدعا کچھ

ہر اک گردش میں بر انداز از منتظر و زخمی

ہر اک گردش میں بر انداز از منتظر و زخمی
 ستم کو کم کرم کچھ چٹا کو تم دنا کچھ
 سبائی میں ہا سی وہ اگر اپنا بھلا کچھ
 نچھ لے سنگدل رام جان بتا کچھ
 وہ ہے خاکسار ز کو چپ پنا خاک کچھ
 تھے کشتے جو برین اب ہم سو یکہ یک کچھ
 نسیم صبح لاشن میں گر چہ ہر دم صحت
 روان ہوا اس رہبان سے کراہون
 مذہب خست نظر کو میری جان کیستہ عقل
 حساب اسلا نہ چرم مجھے سیر کو ل کو فریجا
 اگر دل کو نکلا اپسیر کر پچان نہ ہو کر
 کرے آہ ساسیری جو سیر عالم بالا
 ہنسی ہے زخم دل تدبیر پر جان کی کند
 محبت سے دنا کو ہم دوسرے جان کن
 عدد آہ ہے بکر نامہ بلکہ نصیب بن کا

دیوان ذوق
 ہر کہ ہے زور از انابتا ب بود
 دور ساغری کو ساقی مگر دین کیساں ہے
 کھلکھلی سمنون در آئے شکست حال ہے
 تارہ با اس قدر آئے پینے بیناں
 ہے اسیران محبت کی بلا پینے لال ہے
 شاد جو لسان لوتی گوئی بلبل ہے
 ہونے بن اعضاء سے اس قدر
 کھینچنے مشغول ہون کی تر چھینے کو چاہیے
 روز مشرب سے گمان و حقیقت نامہ حال ہے
 سر سے لے ذوق طول نامہ حال ہے
 شکر ہے کہ ایک بار سنبھالیں شکر
 چھپ چھپ ہے کہ ایک بار سنبھالیں شکر
 ہر کہ ہے زور از انابتا ب بود
 دور ساغری کو ساقی مگر دین کیساں ہے
 کھلکھلی سمنون در آئے شکست حال ہے
 تارہ با اس قدر آئے پینے بیناں
 ہے اسیران محبت کی بلا پینے لال ہے
 شاد جو لسان لوتی گوئی بلبل ہے
 ہونے بن اعضاء سے اس قدر
 کھینچنے مشغول ہون کی تر چھینے کو چاہیے
 روز مشرب سے گمان و حقیقت نامہ حال ہے
 سر سے لے ذوق طول نامہ حال ہے
 شکر ہے کہ ایک بار سنبھالیں شکر
 چھپ چھپ ہے کہ ایک بار سنبھالیں شکر

دین کو خطوں اور شہر کی طرح بنایا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا حصہ ملتا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا کام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا مقام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا کام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا مقام دیا گیا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو اپنا حصہ ملتا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا کام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا مقام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا کام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا مقام دیا گیا ہے۔

ہو دے دل مظلوم ہر اندا کیون نہ شید و شست بلا	
در پیے اسکے شایون کا وہ ژلن معین شر ہے	
موزی ز سمت کش کو اندا کیون کہ نہ دیون رجب معین	
دشمن ہار ز خم رسیدہ مور کا اکثر شر ہے	
کہو تو یہ فدا ہی رکھے آج کہ جو شش ا برہن	
اک اصحاب نیل کا سایہ و دشش ہوا پر شر ہے	
مین وہ شاہ کشور خم ہون بار و میں کے ساتھ سدا	
جوش آشوب کی دولت سے جوں موج سمندر شر ہے	
گاؤ جو م یاس میں ہے دل گاہ جو م حسرت میں ہے	
ہے یہ مرد سپاہی پیشہ پیر تا شر ہے	
بناں چشم طمان کا مرگان سے بکل دیکھو رت	
اور تاپشت پوچھیں کے کتنا لے کے سکندر شر ہے	
ہو دے نام بر جن پیدا و فوج اگر تو دیکھ ا بھی بچ	
ہو تا گن اسلامین کا جوں سیم کو ہر شر ہے	
میری خاکسار ز جی تھی جسے گو دیا بچ	ارمین کچا کر جو باقی تھے سورہ کو کب ہے

۲۵ دیوان زون
 اس کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو اپنا حصہ ملتا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا کام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا مقام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا کام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا مقام دیا گیا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ ہر ایک کو اپنا حصہ ملتا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا کام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا مقام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا کام دیا گیا ہے۔
 ہر ایک کو اپنا مقام دیا گیا ہے۔

کہیں کہ آئے شب بھرجان میں کن خواب مجھے
 ہو گیا جودہ انجھ سے مری نگہ بین ملک
 انجھ دل ناتمام
 تم آگ لپٹے آئے تھے کیا اے کیا چلو
 رچنے دے کچھ صبح کا بھی نانتا چلے
 ماتہ آفتاب وہ بے نقش و پا چلے
 آئے تھے سر پہ خاک اور اُسے اور اچلے
 ہم مجھے ساتھ ساتھ طہین وہ جد چلے
 ترک ترک کے سیرے حلق پنجہ تر چلے
 دیکھا جہاں سے صاف ہی اہل صفا چلے
 پاؤں ہی رہن میں بہن بنیں کیا چلے
 پھر کے تیرے گھر کھڑے دیکھتا چلے
 اے دھوک ہے غضب نگہ بار کھنڈ
 وہ کیا بیچے کہ جیسے یہ تیرے غضب چلے
 لگتا ہوں کہ کھینچ کھینچ کر مہر تاروں سے
 خمر لون حبیب کی یاقین رہوں شیارہ
 نہ دامن چارہ سر چھوڑی نہ چھوڑو خوار دامن
 جنوں و چھوڑی نہ حن جیسے اور خوار دامن

ساقی تنہ دم عشق کی بارہ گلستان میں پیچہ بین دوست
 دس پھولوں کی بین دل کرمات سے سلگائی ہے
 اس سوز و غم و فراق کی بارہ گلستان میں
 بالین پر لگا ہوا سناں کا شکار ہے
 لہو و لکین حضرت کی بارہ گلستان میں
 اداس کی بارہ فہم کا اگر بیت ہے
 تو اس دل پر فہم کا اگر بیت ہے
 اس سوز و غم کی بارہ گلستان میں
 کرنی اگر بہت ہے تو اس کی بارہ گلستان میں

دورانِ فوج

محبوب روزگار کا تینوں سے

نہنہ مارا غائبین سے

کئے کیا بین و کجیہ تو غیب

کے تیرے غائبین کے

تفہر کے کجیہ کے

پہچان نہ تھکے

سین

عاجب الفتن اور اس
انڈن سے سدا تیز و
عاجب الزما تیز و
مختون کی رما تیز و
سیر کے میں و
عین

[illegible]

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے ز صدف شاد بزم ہماں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سر سرگردانہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہر زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ ریح ہی دل میں نہیں بجا غم

گستاہوں دل سے کیمیں بڑا بدعاش ہے
 تو آپ ہی جت پرست بت و بت لاش ہے
 سینے میں میرے نائن غم کی خوشی ہے
 اور حاق تھو کون ہی سر عاشق کی لاش ہے
 ہر جا مارا دل جو بگا ہو نہیں فاش ہے
 گویا کہ دشت چشم منو گر میں ناش ہے
 شاہناش جسکو کہتے ہیں ہفت دہاش ہے
 تیرا نص عشق جو صاحب فراش ہے
 اوس کج ادا نے اور نکالی تراش ہے
 روز راز اس سے اسکی یہی بود باش ہے

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے ز صدف شاد بزم ہماں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سر سرگردانہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہر زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ ریح ہی دل میں نہیں بجا غم

لے دووق جانتا ہے وہ ہر دو میرا درد
 دل جگا پارہ پارہ جگا پارہ پاش ہے

رکھے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی
 پر کیا کریں کہ مہر ہے منہ پر لگی ہوئی
 ہے تو اسکو چاٹے تگر لگی ہوئی

ہر تیری کان زلف میں لگی ہوئی
 پیچھے بھرے ہوئے میں غم کی طرح ہوئی
 چاڑ بغیر خون کوئی ہستی تو تیری تیغ

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے ز صدف شاد بزم ہماں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سر سرگردانہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہر زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ ریح ہی دل میں نہیں بجا غم

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے ز صدف شاد بزم ہماں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سر سرگردانہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہر زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ ریح ہی دل میں نہیں بجا غم

دل کی مہاش غم اور غم کی تلاش ہے
 اس تکدی میں کون ہے کافر سے سوا
 بے ز صدف شاد بزم ہماں عید
 ہوتی وہاں دوش بہین گشتگان عشق
 کرتے یہ اشک و تڑپ میں تکلیف کیون
 دہنا ہے پر جو سر سرگردانہ ہے خال کا
 کیا شاد کو خفیت کرے ہر زبان خلق
 اوتھے جہان ہی جو جو تیرس وہ اوتھے
 بزدلہ ایک تیغ محرف سے بھی سوا
 مسکن نہ ریح ہی دل میں نہیں بجا غم

4.

[illegible]

زمانہ میں یہ سب کچھ ہوتا تھا کہ
 ہر شے پر ایک خاص نام لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص رنگ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص بوی بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص مزہ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص اثر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص فائدہ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص نقصان بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص خطر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص نفع بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص حکمت بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص عجز بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص کبر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص تواضع بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص تواضع بھی لکھا ہوتا تھا

یہ سب کچھ ہوتا تھا کہ ہر شے پر ایک خاص نام لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص رنگ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص بوی بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص مزہ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص اثر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص فائدہ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص نقصان بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص خطر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص نفع بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص حکمت بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص عجز بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص کبر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص تواضع بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص تواضع بھی لکھا ہوتا تھا

ہمیں غرض کیا کہ جائیں گے ہم مرم کو ایسی بیخ بندہ سے	
ہمیں تو جن میں خدا کا اپنے ہر قدرت نہ دیکھ لینگے	
نہ کیوں کیوں ہی آفت مہمان یزید بنے ہمارے باعث	
اور آگے کیا کیا ہم عالم ہم ہمارے دولت نہ دیکھ لینگے	
دکھاتا احوال دیکھو اپنا یہ اوکی الفت کا استہان ہے	
کہ ہوگی الفت تو دیکھ لینگے ہوگی الفت نہ دیکھ لینگے	
بلا سے گردنیاں سامنین ہے پاس اپنے فالنامہ	
ہم اپنے نقطون سوانع دل ہی کے خاتم و ملت نہ دیکھ لینگے	
ہلال کو دیکھیں کیوں فلک پر اگر ہے منظور عید ہنگو	
تو اس کے تیغ تم کے دلیں لب برامت نہ دیکھ لینگے	
ہمارا باران کو گن دیکھو بغیر باران ہے تیرا باران	
ہم اس کے پیسے سرشک مژگان کی اپنی شدت نہ دیکھ لینگے	
اگر یہ میں مر بھی جاؤں گا ترکین گے ہے جیتا دم چرایا	
وہ بہت تک اپنے آستانے پر سیری تربت نہ دیکھ لینگے	
مجھے یقین ہے نہیں دکھائی گئے اپنے حصار لاکھوں کو	

یہ سب کچھ ہوتا تھا کہ ہر شے پر ایک خاص نام لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص رنگ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص بوی بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص مزہ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص اثر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص فائدہ بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص نقصان بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص خطر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص نفع بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص حکمت بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص عجز بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص کبر بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص تواضع بھی لکھا ہوتا تھا
 اور اس کے ساتھ ایک خاص تواضع بھی لکھا ہوتا تھا

[illegible][illegible]

کیا دلی عشق سے یہ حال ہو مرا گو یا
 ہر سے ہزار پر کس طرح سے نہ بے نور
 اتنی کان میں کیا اوس شمع نے چھینک دیا
 سینہ سے خانہ بدوش کو حاجت بیان
 نہ دل نہ بگر دو دن بلکے خاک ہو
 نہ لوح گور پر مستون کے ہوتے ہر توفیق
 اگر امید نہ ہمسایہ ہر توفیق خانہ یا سس
 وہ سول لیتے ہیں جہنم کو فی نخی تلوار
 صریح چشم سخن کو تری کے نہ کہے
 مثال نے ہو مرا حبیبت کہ دم میں دم
 بلند ہو دے اگر کوئی میرا شعلہ آد
 چلے ہیں دیکھو مدت میں خانقاہ سوامم
 وہاں دوش ہے اسل تو ان کو سر لیکن
 بیان درمیت حجت تو کیوں کر ہو
 رہے ہیں ہر کہ برجم ہر مزاج کین

بجا ہی ہر توفیق سے یہ حال ہو مرا گو یا
 ہر سے ہزار پر کس طرح سے نہ بے نور
 اتنی کان میں کیا اوس شمع نے چھینک دیا
 سینہ سے خانہ بدوش کو حاجت بیان
 نہ دل نہ بگر دو دن بلکے خاک ہو
 نہ لوح گور پر مستون کے ہوتے ہر توفیق
 اگر امید نہ ہمسایہ ہر توفیق خانہ یا سس
 وہ سول لیتے ہیں جہنم کو فی نخی تلوار
 صریح چشم سخن کو تری کے نہ کہے
 مثال نے ہو مرا حبیبت کہ دم میں دم
 بلند ہو دے اگر کوئی میرا شعلہ آد
 چلے ہیں دیکھو مدت میں خانقاہ سوامم
 وہاں دوش ہے اسل تو ان کو سر لیکن
 بیان درمیت حجت تو کیوں کر ہو
 رہے ہیں ہر کہ برجم ہر مزاج کین

تپش سے عشق کے یہ حال ہو مرا گو یا
 ہر سے ہزار پر کس طرح سے نہ بے نور
 اتنی کان میں کیا اوس شمع نے چھینک دیا
 سینہ سے خانہ بدوش کو حاجت بیان
 نہ دل نہ بگر دو دن بلکے خاک ہو
 نہ لوح گور پر مستون کے ہوتے ہر توفیق
 اگر امید نہ ہمسایہ ہر توفیق خانہ یا سس
 وہ سول لیتے ہیں جہنم کو فی نخی تلوار
 صریح چشم سخن کو تری کے نہ کہے
 مثال نے ہو مرا حبیبت کہ دم میں دم
 بلند ہو دے اگر کوئی میرا شعلہ آد
 چلے ہیں دیکھو مدت میں خانقاہ سوامم
 وہاں دوش ہے اسل تو ان کو سر لیکن
 بیان درمیت حجت تو کیوں کر ہو
 رہے ہیں ہر کہ برجم ہر مزاج کین

تپش سے عشق کے یہ حال ہو مرا گو یا
 ہر سے ہزار پر کس طرح سے نہ بے نور
 اتنی کان میں کیا اوس شمع نے چھینک دیا
 سینہ سے خانہ بدوش کو حاجت بیان
 نہ دل نہ بگر دو دن بلکے خاک ہو
 نہ لوح گور پر مستون کے ہوتے ہر توفیق
 اگر امید نہ ہمسایہ ہر توفیق خانہ یا سس
 وہ سول لیتے ہیں جہنم کو فی نخی تلوار
 صریح چشم سخن کو تری کے نہ کہے
 مثال نے ہو مرا حبیبت کہ دم میں دم
 بلند ہو دے اگر کوئی میرا شعلہ آد
 چلے ہیں دیکھو مدت میں خانقاہ سوامم
 وہاں دوش ہے اسل تو ان کو سر لیکن
 بیان درمیت حجت تو کیوں کر ہو
 رہے ہیں ہر کہ برجم ہر مزاج کین

تپش سے عشق کے یہ حال ہو مرا گو یا
 ہر سے ہزار پر کس طرح سے نہ بے نور
 اتنی کان میں کیا اوس شمع نے چھینک دیا
 سینہ سے خانہ بدوش کو حاجت بیان
 نہ دل نہ بگر دو دن بلکے خاک ہو
 نہ لوح گور پر مستون کے ہوتے ہر توفیق
 اگر امید نہ ہمسایہ ہر توفیق خانہ یا سس
 وہ سول لیتے ہیں جہنم کو فی نخی تلوار
 صریح چشم سخن کو تری کے نہ کہے
 مثال نے ہو مرا حبیبت کہ دم میں دم
 بلند ہو دے اگر کوئی میرا شعلہ آد
 چلے ہیں دیکھو مدت میں خانقاہ سوامم
 وہاں دوش ہے اسل تو ان کو سر لیکن
 بیان درمیت حجت تو کیوں کر ہو
 رہے ہیں ہر کہ برجم ہر مزاج کین

تپش سے عشق کے یہ حال ہو مرا گو یا
 ہر سے ہزار پر کس طرح سے نہ بے نور
 اتنی کان میں کیا اوس شمع نے چھینک دیا
 سینہ سے خانہ بدوش کو حاجت بیان
 نہ دل نہ بگر دو دن بلکے خاک ہو
 نہ لوح گور پر مستون کے ہوتے ہر توفیق
 اگر امید نہ ہمسایہ ہر توفیق خانہ یا سس
 وہ سول لیتے ہیں جہنم کو فی نخی تلوار
 صریح چشم سخن کو تری کے نہ کہے
 مثال نے ہو مرا حبیبت کہ دم میں دم
 بلند ہو دے اگر کوئی میرا شعلہ آد
 چلے ہیں دیکھو مدت میں خانقاہ سوامم
 وہاں دوش ہے اسل تو ان کو سر لیکن
 بیان درمیت حجت تو کیوں کر ہو
 رہے ہیں ہر کہ برجم ہر مزاج کین

[illegible]

سب کو دنیا کی خوش قرار دے کر اپنے کچھ بانی
کون مقرر کیا تھا پھر وہاں سے کچھ بانی
کون مقرر کیا تھا پھر وہاں سے کچھ بانی
کون مقرر کیا تھا پھر وہاں سے کچھ بانی

8

[illegible]

三

نہا نام

ایمانیہ

جیبی بیرونی
خان کا تودہ بنایا میسر
مطام

ہر تادم اگر دل تو محبت بھی نہرتی | ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہ ہوتی

ط

مصرفوت جاریہ کیلئے کیا چاہا کر کوئی مسئلہ
مرصعین سے نہ رہی بین از قلم جابر کوئی مسئلہ

ط

مردان کشتش طرہ دو تائین میرے

ط

لیکن کادار تھا دل پر میرے کئے جان لگی

پسین نے آشکارا ہنگو سکی ساقیا چری

ط

ملی سے ملی اپنی عزت میں ملنی | جو بچہ کہ کئی مراد محبت میں ملانی

ط

پہننے زبردن کوئی میری سخی ہو، کیند کی صد میسی کے بیسی سخی

سودا کہ چاہیے یوں پیر نہ بنو غم نہ لے

دل غش لب باغش پر بلبلان
عیسیٰ پانویں پر ہستا موسیٰ

2

دعوت الی اللہ

مطالعہ

مطالعہ

10

10

10



ف

6. 6. 6.

7	4
---	---

161

五

13

...

<p>مطلع</p> <p>بیمار غم جو اداس کا خاکہ زمین و آسمان</p>	<p>مطلع</p> <p>فون فون زنبور کی باریک بینی و بیکاس</p>	<p>مطلع</p> <p>اسے تھی گم کے تونے پر چائی کی ساقی</p>	<p>مطلع</p> <p>بہیمان سن دیکھ کر یہ توڑی ساقی</p>	<p>مطلع</p> <p>کھل سالی کو زنبور اپنی مبادی کا سگ</p>
<p>مطلع</p> <p>راؤ کو نہ ہر حق کراہی شیخ منا جاتی</p>	<p>مطلع</p> <p>سنے ہوئے جو ٹکٹیکے زمان حجاباتی</p>	<p>مطلع</p> <p>نقہ تہا خفائی سے ہیں گھرین پرستے</p>	<p>مطلع</p> <p>کے جو دس کے عالم ہیں نظربین پرستے</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۲</p>
<p>مطلع</p> <p>اوپر وہ طرہ آسنو کی لکڑیوں کی تخت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>اپرہ پارہ دل توڑ تھیں وہ تو وہ سرستے</p>	<p>مطلع</p> <p>اوپر وہ بٹن آکھ صوفی جٹا کیے</p>	<p>مطلع</p> <p>داجے ہوئی نعل ہیں مسراچی تھکے</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۳</p>
<p>مطلع</p> <p>کیا ہم سخی کرا ہے اوس گل کی ہرچ سے</p>	<p>مطلع</p> <p>سچے سے یہ کدو کر چکا ہے چھپ سے</p>	<p>مطلع</p> <p>دکھ کر چاک جا کر سینے کا سن سن ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>کر کے بین منبطہ ہنس کی کھیر حق ناخن ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۴</p>
<p>مطلع</p> <p>ہم ہیں غلام ان کی جو ہیں ناکو نہیں ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>اسکو یقین جانو کر ہو خدا کے بندے</p>	<p>مطلع</p> <p>تو جھکا ہو تو برابر ہیں سکتا اوزوق</p>	<p>مطلع</p> <p>ہے پورا وہی کہ جو جھکا کر جھکا جاتا ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۵</p>
<p>مطلع</p> <p>اور اگر تو ہی ہے تو وہ سچ کہتا ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>کیوں برا کہنے سے تو اس کے برا جاتا ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>خط جہاز نقین برصین کا کل راجی</p>	<p>مطلع</p> <p>کیا شہر باشندہ گیت کیا کلب ہاروت ہے</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۶</p>
<p>مطلع</p> <p>۶۷</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۸</p>	<p>مطلع</p> <p>۶۹</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۰</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۱</p>
<p>مطلع</p> <p>۷۲</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۳</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۴</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۵</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۶</p>
<p>مطلع</p> <p>۷۷</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۸</p>	<p>مطلع</p> <p>۷۹</p>	<p>مطلع</p> <p>۸۰</p>	<p>مطلع</p> <p>۸۱</p>
<p>مطلع</p> <p>۸۲</p>	<p>مطلع</p> <p>۸۳</p>	<p>مطلع</p> <p>۸۴</p>	<p>مطلع</p> <p>۸۵</p>	<p>مطلع</p> <p>۸۶</p>
<p>مطلع</p> <p>۸۷</p>	<p>مطلع</p> <p>۸۸</p>	<p>مطلع</p> <p>۸۹</p>	<p>مطلع</p> <p>۹۰</p>	<p>مطلع</p> <p>۹۱</p>

مطلع

مطلع

مطلع

گاہ پختی خلق اس در چہ الہی پادشاهی
 چہ پیری کا سبب ہر کام کی امید ہے
 نا امید ہوں تو تو پختہ کرتی ہے

آگ و دوزخ کی بھی جالی کی پانی پانی
 ہم ہین نہ ہو کرین کا دعویٰ کچھ
 شعلہ آہ کو بلی کی طرح چمکاؤں
 نوز و ج در سے کو گاہ سے کو بلی

مطلع

راشتر کو چھینٹا کر میر سے کہ دوزخ سے
 مردہ ہر دست زندہ ہو چاہیے سوچے

مطلع

معلوم ہوا اپنی دابروں تباہ سے
 اک تیر ہے گویا کہ ملا ہے دو کمان سے

مطلع

دل کے کیونکر کاؤ چشم شمع و شمع سے
 اوتنا فعل کیش حلدی آ کہ تو آتھین

مطلع

بل بے باری کی کہ گویا اوسکا ہر تار عن
 نوز و ج زیبا ہے جو ہر ریش سفید شمع

مطلع

دوسا ہونے کو سب کا فر تو وہ منو کر تو سب
 وہاں گویا تیرا ارادہ ہے ہر سو سب

مطلع

یہاں سے گاہ سے عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع

یہاں سے گاہ سے عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع

یہاں سے گاہ سے عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع

یہاں سے گاہ سے عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع
 عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع
 عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع
 عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع
 عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع
 عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع
 عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

مطلع
 عین کیونکر لایا
 اگر اسے تو آتہ وہ جیتے تو خفا بیٹھ

سہاگن چو کھان تیرے سہاگن چو کھان
 سہاگن چو کھان تیرے سہاگن چو کھان
 سہاگن چو کھان تیرے سہاگن چو کھان
 سہاگن چو کھان تیرے سہاگن چو کھان

ہر دم دل خون گشتہ میں لکھتے نثر و نثر پھر جاتی ہر سینہ کو مری آدھی ادھی دل کر تاج اور کس ہے کامبختہ نصرت قائم سہتہ بنا دور کی فریاد سپیری	جزا جو پیشہ میں توارہ خون ہے برگشتہ جنت سوسری کھیت گونج طار کی جگہ رنگ پریدہ سنگون سے حوالہ ہے ایان محبت کا ستون ہے
مسرت برگشتہ دیکھ کر نگہ کی تھی سو بھی کر تا سرور گان مینا پر بھیگی	فرو
الفت کا مزاج نبی مر جا تو جانے یہ دور سراپا جو کہ سرخا تو جانے	مطلع
کہتے ہیں لوگ مر تو سب چاہے پر سب سے پاس اسی بھی فی کھا جاوے	مطلع
کہن سے قورق کیا مال شہر نہ تھی شہر ال رکھا تھا اگر اندھیر شہر شمع سان بونی نہ تھی کم یہی کتا تھا گھر اگر فلک سے	کہن ہی اکر کہ گھڑی تو سو مینے مری نختہ سیر کی تیرگی نے اور آئے تھے پسینوں پر پینے کہ اور ہے میر بدانتہا کہنے

کون سا کون سا کون سا کون سا
 کون سا کون سا کون سا کون سا
 کون سا کون سا کون سا کون سا
 کون سا کون سا کون سا کون سا

مطلبہ امی غزل دوم

تلاوت دوم

رباعی	
چشم او سکی نشہ سیریا لگا ہی ہو جائے	صوفی ادس دیکر کشرانی ہو جائے
دکھائے جو روئی کنائی انور فوق	سب بدرہہ کافر کنائی ہو جائے
رباعی	
اگر لکھو نسے روئی لاکھ گون بھی دیکھا	اور اون کو پر از شاک خون بھی دیکھا
کیا کیا دیکھا رنگ بنے انور فوق	یون بھی دیکھا جہان کو دون بھی دیکھا
رباعی	
دنیا کے ام فوق اوچھا جائیگے	ہم کیا کہیں کیا آئے تھے کیا جائیگے
جب آئے تھے روز ہرے آج آئے تھے	آج پائین گے اور دن کو رولا جائیگے
قطعہ	
جنگ اس متیل سلام کا دعوں کیل	دیکھا ہوں یہ آب آفوق ہنوز کا حال
مصلحت سے کہ ہنس دیکھو بیرون کے	نقل کرنا ہو مسلمان کی کافر نقل
اشعار غزلیات مرقومہ نغمہ مرقومہ کہ بعد ترتیب ہوں	
وسعتیاب کروید تمیمہ اشعار غزل نام تمام مرقومہ ہاں	
نیچ جب مرے قافلے پہل میں ہاں	جو چوچا سزا دے سے میدان اجل میں ہاں

دل و اہام شرب اوس بام شرب

اور ہیکے خال سوید اگلے بام شرب

بہو پچھو اوس باخترین وقت ہون کام شرب

ماغزل کو رو دوں سرک بام شرب

اشعار غزل مرقومہ

دو ہیکے بیاری الفاضل زار کو

جی سے فودع کو زار سے اوار کو

دو ہیکے

مطلبہ امی غزل دوم

تلاوت دوم

آج

مطلبہ امی غزل دوم

تلاوت دوم

آج

مطلبہ امی غزل دوم

تلاوت دوم

آج

اس کے ایک مہینے کے اندر
ان ایک دو کان دو

مصطفیٰ

مقام قضاة

امام بی بی خدیجہؓ کی زبان سے
اپنی نفرت کا

...

پیش کو

10

--	--

پروانہ

1. *Journal of the American Medical Association*, 1997; 277: 1033-1038.

2

کی

1

10

--	--



17

1

7-18


ویدہ آملہ	ہوش کو	اے دل	آنسو میں	جگر ادھار	حد و پیر	حکومت
-----------	--------	-------	----------	-----------	----------	-------

4A

کبھی شیراز
رحمت
جاتے ہیں

10

10



[illegible]

مجلس

[illegible]

ہو گیا علم حصولی تھا مقنونی محکم
 ہر مسئلہ نظری و تدبیری تھے تمام
 دعوٰی منجانبہ نتیجہ سوزنہ تھا شکل و کام
 ذہن میں سپہر حاضر تصور علمیہ
 پارو ناچار چرچہ غریب سوار و کونکھی
 کبھی بہت تھی مری قاعدہ صریح میں
 کبھی منطق کہ تفوق تھا مری مطلق سے
 کبھی بین کرتا تھا تصریح معانی و بیان
 کبھی تقسیم و تفریق تھی تقسیم اصول و بیان
 کبھی تھا علم الہی کی طرف ذہن رسا
 کبھی تھا عقل پر مذہب مہربان و نیکو
 کبھی کرتا تھا قدم چرخ کا نا جہاں
 کبھی نکار قیاس پر بین لانا تھا دلیل
 ہنر احباب و بین تھا گاہ زور و محکم
 کبھی تھی عصمت و درویش کی محبت

تھا مری ذہن نہ محتاج حصول صورت
 عقل کو تجربے کی اتنی ہوئی تھی کثرت
 حق مری فکر کو ہر شکل مطلق سے عصمت
 پر جتنا تھی منظور مجھے علمیت
 درس و تدریس بہ آسانی تھی محکم و بہت
 کبھی تھی خونیں ہر نحوئے عوینت
 تحت حکمت ہو یہ گر چہ بہت حکمت
 کبھی بین کرتا تھا توضیح نجوم و بہت
 کبھی تسلیم عقائد کتاب سنت
 کبھی کرتی تھی طبعی میں طبیعت و جوت
 کبھی مشکل مشکل مجھے پاس ملت
 اور کبھی کرتا تھا باطل بہا و لاشعرت
 کبھی نکار تسامخ پر مجھے سو محبت
 کبھی تھی عالم برتن میں سچے کہ حیرت
 کبھی بین ناچتا تھا سطح زمین کی وضعت

میں

میں

ہر روز صبح ازین ترکیا کے ملک سے
 کیا ہوا علم ہوتا ہے اگر کینٹ
 لیکلے یاد دہی بخت بین کینٹ
 قاضی چرخ بھی ہو تو کیا گینٹ
 منہ چھان فلک اس کے ہونے کا گینٹ
 دور گردون نہ ہونے ہو تو کیا گینٹ
 جو اٹل لہریں تو جتنی اوٹھا گینٹ
 آگے ہر شے کی بخت سے گینٹ
 قری و دلی کو بھی بنسری کی گینٹ

مطلع نانی

کبھی مین رہتا سو دی مین تھا ایسا
 سیسا سو کبھی تصور کش موبہات
 کبھی مین شیخ شیدخی اور کبھی شیخ رئیس
 کبھی مین قرب فرانس سے تھا عالی درجہ
 نامل موسیقی ایسا کہ ادا کرتا ہے
 کبھی مین شاعر عرا و ادب ان بلخ
 کبھی کرتا تھا عروسی کا بھی مین قافیا نگار
 کبھی پیش نظر انجیل و زبور و تزیست
 کبھی زرد و شیتون مین ایسا کہ سارو مرید
 کبھی یہ آگے شاسترو بندو پڑان
 کبھی مین فقر اسمان مین نہایت دیوتا
 آخراش دیکھتا تو اعلم حجاب الاکبر
 فائدہ کیا ہر ہر اک علم کی جانی تو لیت
 فائدہ کیا کہ جو دیکھے کتب ہر مذہب
 عقل سے گرچہ کیا اودہ ایسا پیدا

نوران و نور

کو رضا مین نور سبحان نور سبحان
 من مطلب پندار کہ ہونے کو گینٹ
 گوریا مین مین ہے صنایع گینٹ
 شش اجل چار خلیں وہ مین صناعت
 کیا ہوا جانا اگر سکہ بیرون مین
 پتی بخت سے جو چھو سب مین
 کام قوت مین نور انور
 عالم سے اگر ایک نور مین نور
 مسکے ہو بھی نور مین نور
 سونو نور مین نور مین نور

ہر روز صبح ازین ترکیا کے ملک سے
 کیا ہوا علم ہوتا ہے اگر کینٹ
 لیکلے یاد دہی بخت بین کینٹ
 قاضی چرخ بھی ہو تو کیا گینٹ
 منہ چھان فلک اس کے ہونے کا گینٹ
 دور گردون نہ ہونے ہو تو کیا گینٹ
 جو اٹل لہریں تو جتنی اوٹھا گینٹ
 آگے ہر شے کی بخت سے گینٹ
 قری و دلی کو بھی بنسری کی گینٹ

کتابخانه

[illegible]

کہ تصور سے ہو تو صوفی سجادین
 علم سے لاکھ ہوشی تری پر زقدیر
 یہ مقالات مثال نقص مصنوعہ ہند
 لگ گئی آنکھ مرئی خواب میں کیا چھینا
 اللہ اللہ حسن اس کا کہ سرتا قدم
 یاد کرتا تھا قدر عنا کو جو اس کے زاہد
 چشم وحشی کو اگر نیسے وہ دکھلاؤ تو ہو
 دل شاست زدو کو در پر تیر بیلاک
 آتش حسن سے اگر شعلہ سرکش مینی
 فوج منزگان وہ بلا صفت آرا تو کروی
 چاہہ بابل و فوج اور سلطان لک لکس
 لعل شیریں کی عداوت چو چو جان شن
 نہ دم شرم تبسم سے لبیا دیکھے خو گرم
 کھو ہوئے معنی معبود مگر کی حینش
 شوقی و نازکی ترقی میں اس کی مطلع

[illegible]

۷۵
 توبہ ان بدویں

[illegible]

مطلع صبح کھڑا خانے میں ہے

صفت پنج فرما لے سائپرب الفزات
تیرا دروازہ دولت کیلک نیست
تیرا احسان بہا چین مسرت
تیری نیت عین آسے ہزار امنیت
تیری شکر کہ سے تین کر خیر
تیرے خلوت کر کے میت و حق کو رنج
محمّد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

زبان ہو غامی سے غمناک ہو یا غمناک سے غمناک ہو
 نفس کا گھر ہو یا گھر کا نفس ہو
 عیان ہو غامی سے غمناک ہو یا غمناک سے غمناک ہو
 نفس کا گھر ہو یا گھر کا نفس ہو
 عیان ہو غامی سے غمناک ہو یا غمناک سے غمناک ہو
 نفس کا گھر ہو یا گھر کا نفس ہو

عید کو دیکھ کر تری ساتھ غلامی کا بھرم
 لکھے گر خامہ ترا و صفت شیم اخلاق
 منشی ہوں کبھی تیری صفات سینکو
 ذوق کرتا ہے وہ عاشریہ چاہے تم سخن
 عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم بین
 غیر خواہوں کہ تری میرے سپرد گشتا

قطعہ در تہنیت جشن نوروز
 تیرے ہیں بلبل بختیگر یک زمرہ مرغ
 نرنگ یک صبا پائے نکیر نکر پارچ
 تن پر ان کن سال چہ چہ چہ چہ
 آگے ہمت کے تر کو ہر شہوار کی گنج
 دست ماتم تیرا ہے کہ جو دین تیغ تیغ
 قلعہ کو دقتو میں چون زور ہو کیا کشتی
 ایک ایک موافق کو مر سجان و مرغی
 صفتی تقدیر کا گویا ہو سب جاسطرس

عید کو دیکھ کر تری ساتھ غلامی کا بھرم
 لکھے گر خامہ ترا و صفت شیم اخلاق
 منشی ہوں کبھی تیری صفات سینکو
 ذوق کرتا ہے وہ عاشریہ چاہے تم سخن
 عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم بین
 غیر خواہوں کہ تری میرے سپرد گشتا

قطعہ در تہنیت جشن نوروز

عید کو دیکھ کر تری ساتھ غلامی کا بھرم

ہر ایک کو شہر کی طرح خوش کن
 کہ جسے ہر صبح شکر خندہ اس جزیرہ ساتھ
 سوار تھی جو شام اپنی زبان شکین کو
 ہنساں شمع سے ہر شب پشگل شبو
 ہنسیہ چراغ تو ایسے ہنس میں پھول چھڑا
 سب سے پہلے پہنچے ہر صبح جون صبح کی ش
 عجیب سنیں ہو کر آدیش زمانے سے
 چین میں ہو یہ درختان خبر چوبون
 نہ کیوں نہ کیوں گلشن کو یہ پھولن طلح

ہر ایک کو شہر کی طرح خوش کن
 کہ جسے ہر صبح شکر خندہ اس جزیرہ ساتھ
 سوار تھی جو شام اپنی زبان شکین کو
 ہنساں شمع سے ہر شب پشگل شبو
 ہنسیہ چراغ تو ایسے ہنس میں پھول چھڑا
 سب سے پہلے پہنچے ہر صبح جون صبح کی ش
 عجیب سنیں ہو کر آدیش زمانے سے
 چین میں ہو یہ درختان خبر چوبون
 نہ کیوں نہ کیوں گلشن کو یہ پھولن طلح

ہر ایک کو شہر کی طرح خوش کن
 کہ جسے ہر صبح شکر خندہ اس جزیرہ ساتھ
 سوار تھی جو شام اپنی زبان شکین کو
 ہنساں شمع سے ہر شب پشگل شبو
 ہنسیہ چراغ تو ایسے ہنس میں پھول چھڑا
 سب سے پہلے پہنچے ہر صبح جون صبح کی ش
 عجیب سنیں ہو کر آدیش زمانے سے
 چین میں ہو یہ درختان خبر چوبون
 نہ کیوں نہ کیوں گلشن کو یہ پھولن طلح

ہر ایک کو شہر کی طرح خوش کن
 کہ جسے ہر صبح شکر خندہ اس جزیرہ ساتھ
 سوار تھی جو شام اپنی زبان شکین کو
 ہنساں شمع سے ہر شب پشگل شبو
 ہنسیہ چراغ تو ایسے ہنس میں پھول چھڑا
 سب سے پہلے پہنچے ہر صبح جون صبح کی ش
 عجیب سنیں ہو کر آدیش زمانے سے
 چین میں ہو یہ درختان خبر چوبون
 نہ کیوں نہ کیوں گلشن کو یہ پھولن طلح

یہ تیرنگے کمان سوزی اودھو جاوے	طلب میں جان عدد کی کوڑا تھکا گیا
ترزی ہے خامہ طرز انکا دین تو روز	بر کھینچے ایک روش خط منحنی وہ لکیر
تو اس سی ایسی ہون انکا لہندہ سہیا	مشادہ کو دیکھ کر اتلیدیں اپنی سب تیر
وہ روشنی تر خط میں کہیں مقلد اگر	لگاؤ انکھن کو سرور کی با تری تھر
تو ہر نور بصارت کہ چھ چار چن پون	جو ہو وی لے جہین پر زوشتہ تقدیر
سفر میں گر تری اوصاف کو قصہ کر دی	زبان خامہ عطار کو کرناک میں دہر
ترا سمدہ جو وہ تیر کو کہ دست خرام	نظر جو وہ ہزار فاقی بھی اور سکا نظیر
کہ سیر گاہ وہ عالم ہوا ایک روزہ	اور اور سکا شرف سی ناعرض صد گاہ
ترجہ و تہیل کی تر بیت خسرو الگوین	کرون حکایت شیریں کو کہن تھر
کہ تہیل کو کہکب متیشہ فیلبان نہراو	وہ دونوں دانستہ صفا ایک ایک چو شیر
چلے نہ اشرفی آفتاب عالم میں	خط شمع سے اوپر جو یہ نور تھر

انشا اللہ تعالیٰ ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام

آتش عالم من عذر خون سحر خونوار دگر پرتو افکن ہو اگر روشنی طبع تیری ششتری بھی تری شطرنج کا اک مہر کا	خون فاسد کو بھی ہرگز نہ دینا ملن ابرق آئینہ ہوا رنگ سید ہوا برق آفتاب یک تیرے گھنے کا کر ہے ورق
---	---

قطعه

ابر ہے گرچہ مثال مند مذید تو شبابی سوسہمی جل اوٹھو زیادہ وہ شبنا تیری نوسن سین ہطلدی کہ اگر چھو دو تو	گر تری برن غنیمت چھا کر دہر ترقن آگ لگیا نہ دین برابو سکے نہو سکھن یون وہ اور جاگہ جیسے سترائش نین
---	--

قطعه

سنش کو پہنچ تری راہیون شوق برنی جسطح روشنی قلب سہل افسراق فوق کرتا ہے شام ختم دعا پسطح ہو سکے ہر سال مبارک بختی عید رمضان	تو ہو مغرب سین اسے پر نور و طلوع عرصہ دور سے شاگرد کو دینوین سبق تاکہ ہوا رض و سما دونوں طبق ز طیق اور دشمنی ہے تیرے سدا رنج و قلق
--	---

قصیدہ ہفتم

ہے آج جو یون شمشاد نور سحر رنگ شفق یہ جوش نسین و سنج لالہ گل دکا پن	پر تو جو کس خورشید کا نور سحر رنگ شفق گلشن میں گویا چھایا کیا نور سحر رنگ شفق
--	--

دیوان نوبین
 ۶
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام

دیوان نوبین
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام
 ہر روز صبح و شام پانچ بار پڑھ کر ہر روز صبح و شام

[illegible]

[illegible]

جس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 جس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 جس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 جس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا

<p>عدل رستے تیرے کیا روی زمین کو گزرا سہن پہ جوش لگی ولادت لکلی آیا ہے دہ سٹے دیدہ بدین کہے یہ عین صلاح تیرے سارے عہد پر جو بکبان دار قضا برہن لطف کا خواہ ہوا دل ہی قضا نکلے میں تری انصاف کو ہون تھ قلم ذوق کرتا ہے سخن تیری دعا پر گواہ عین ہر سال ہر فرخ تجھے باجاہ و جلال جو ضلالت سے ہوں گرا وہ آمل خدا</p>	<p>آج تک عدل میں کی ہوا تیرا عدیل داؤد خواہی کے لیے خاک سے خون ہاہیل ہوتی تو کس سنان سرسے کو ہی ہون کم نہ قرار سے ہی ہو تیرا کس کی قندیل آسکے پشت پر سے نہ کہی تا حلیل دے اگر کھول کے بھی کوئی سر حزن کھول ہو کر ان خاطر نازک پہ بسا طقطیل ہوں قوی پایہ تری دوست بصد قد حلیل دل اقام سے ہوں خاک نعلت پہ زلیل</p>
--	--

قطعہ در مدح میرزا شاہ رخ بہادر

<p>میرزا شاہ رخ بہادر نے خون نچیرے ہر اسارا نہ بچا اوس شکار انگن سے منع سینہ اور غوال و پانگ بے جگر گوشہ بہادر شاہ</p>	<p>قصہ صید افغنی کیا میں دم دامن وشت لالہ زادارم صید کوئی سو اس صید حرم ہوئی سکین پر وشت عدم ہو بسا در نہ کیوں وہ نیک شیرم</p>
--	--

جس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 جس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 جس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 جس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا

فیصد قیادہ دم
 کس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 کس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 کس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا

کس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 کس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 کس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا
 کس نے اپنے دل میں کلمہ پڑھا وہ اپنے دل میں کلمہ پڑھا

[illegible]

ملق شیریں ترادو ہے کہ تین جلی
آب در یامین ہو یہ خوش عداوت پیدا
اس قدر تاج فرمان ہے زمانہ تیرا
ہو کے سربلبار ان کرم سے نیرے
بلکہ حیرت کی اینین جا کہ سر شاخ غنک
وہ ترادر حمایت ہو کہ جسکی باعث
ہل سکین پھر نہ جگہ سے کبھی گزرا نہ دھین
دیگ مطیع پتری یہ فلک پر اجنس
پیل تیرا گل سوسن کا بڑا ایک انبار
اوسکی خرطوم کسی دلبر لیلی روش کی
لکھن شرمی جرتی تو سنٹا پلاک کی مین
وقت کا وہی کچم معرکہ اکبا و سکا
لے فلک جاوڑی در کہ میں ڈوڑہ خاک
مطیع رنگین مین سحر و حسن لاڈ لوگل

پانی نہ دیا ایک بھی دن خوشتر آسمان
کمانی اگر زور بس پکار آسمان

دیوان ذوق

۹۴

کتابستان

ہے باوجود نشاط و طوق
 کہ بد عورتوں کا نشانہ
 دیکھ کر واسطوں کا نشانہ
 کہ جو تمام چشم نشانہ
 از اس لیے کہ اس کی عیب
 نہیں ہے کیا عیب

تاج ناز جبکہ ہے وہم چہ آغا آسمان تلک
 فرزند شاہ کیے مران بنی نوری وقار
 سچا اوسکی ہے بیک پہ کجا سر آسمان
 حاضر عصا کے کا کشتان لیکر آسمان
 بس پادشاہی نوید کے ہے استوار سرور
 جہاں پہ چرخ ایزدوں سے ہے مقرر
 تقدیر کی ایک نظر کے دم الجبر آسمان
 آواز

جانبین کے چاروں طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے

آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے

آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے
 آسمان کی طرف سے آسمان کی طرف سے

گو لا کھج و خج کا ہو دشت آسمان
 ہو جس کا ایک تو وہ خاک تر آسمان
 نمازان ہے آفتاب کے پنجے پر آسمان
 ہوں سات آسمان کی جگہ ستر آسمان
 کما جمل لگا ئے او سکی دھوئیں اگر آسمان
 مہتاب کو سہم کے کہیں چادر آسمان
 قاتل ہو کیا سہو چہ سابق پر آسمان
 کے ککستان کی ناک میں موتی جو آسمان
 ادنی سا جن میں خیر نیل فر آسمان
 لے کے ماہ مہر سے سیم زر آسمان
 گویا ہے اک زمین پر چادر آسمان

درد مہاب صرغ سواں بیاہ کے ہو کم
 توروں کی پختہ سطح عالی ہیں اس قدر
 اس روشنی کے چند و گما دیو گنجیان
 ابر بارود و دود پر افغان سے تو بہ تو
 چتر قرین و رہیں ہو روشنی دو چند
 گرد آسے پارہ پارہ قلندر کے واسطے
 یکستہ و سیاہ وہ خوش رنگ نوبہ نو
 طلیحہ یمنین ہیں وہ نقل پر کا اوس کا کھل کر
 اگر ایشامی اور وہ گما دیو گنجیان
 بڑا لے اس میں بچل طلای و تفرقی
 نقار خانے کی ہے پیرمان سے وہ نکو

شہنائی کی صدا کو جوشن سن کر آسمان
 وہ جو سب آسمان کے اوپر ہے آسمان
 آیا ہے اک سراگ پر ابن کر آسمان

کرتا ہے قص تخت پر نقار خانے کے
 آواز وہ نامہ نوبت سے گونج اٹھا
 دو گما دیو جن کی ہے یہ علامت سہاگ

مطلع شہنائی
 مطلع شہنائی
 مطلع شہنائی
 مطلع شہنائی

ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہاگہ کی باریک بینی
 ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہاگہ کی باریک بینی
 ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہاگہ کی باریک بینی

قمر بان نہ کیوں نہیج ہو پھر پھر کر آسمان
 کوکب ہمیشہ یار تر آباد رآسمان
 جطر ع کو ہمار سے بالاتر آسمان
 گر شتری خطیب ہو تو ہنر آسمان
 بے لہلہ سا ایک کنارے پر آسمان
 ہر جاے مثل کشتی بے لنگر آسمان
 زمیندہ جس کے واسطے بالا تر آسمان
 گویا کو ایک دامن چو گھر آسمان
 ہر مصلحت ہلال تو مصلحت آسمان
 آجائے جیسے آئینہ کے اندر آسمان
 رخت میں بھی ہے پیل چل پیکر آسمان
 بنوے ماہ نو سے رکاب زرا آسمان
 کھاتا ہا زمین پسد اچھا آسمان
 ہے بلکہ تیرا گروہ دشکر آسمان

قمر بان نہ کیوں نہیج ہو پھر پھر کر آسمان
 کوکب ہمیشہ یار تر آباد رآسمان
 جطر ع کو ہمار سے بالاتر آسمان
 گر شتری خطیب ہو تو ہنر آسمان
 بے لہلہ سا ایک کنارے پر آسمان
 ہر جاے مثل کشتی بے لنگر آسمان
 زمیندہ جس کے واسطے بالا تر آسمان
 گویا کو ایک دامن چو گھر آسمان
 ہر مصلحت ہلال تو مصلحت آسمان
 آجائے جیسے آئینہ کے اندر آسمان
 رخت میں بھی ہے پیل چل پیکر آسمان
 بنوے ماہ نو سے رکاب زرا آسمان
 کھاتا ہا زمین پسد اچھا آسمان
 ہے بلکہ تیرا گروہ دشکر آسمان

ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہاگہ کی باریک بینی
 ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہاگہ کی باریک بینی
 ہاں اگر کسی شان و شکوہ میں ہو
 انھی سے بن سہاگہ کی باریک بینی

علی ہسٹنٹ علی اور علی ہسٹنٹ جبار
علی ہسٹنٹ علی اور علی ہسٹنٹ جبار
علی ہسٹنٹ علی اور علی ہسٹنٹ جبار

مفتی درویش

نوادہ سے سب سے گیند دواریاں
 قویٰ بننے کے لئے اس سے بہتر
 حاضر غیبت عالی ہے ہر کار ہمال
 لڑائی اس سے خود شمشیر کا
 آسمان سے اس سے ہر پتہ تلواریاں
 دستِ رحمت اور شمشیر سے
 جہی بخشش سے ہر پتہ تلواریاں
 پائین ہر سے درد و دنیا
 اپنے کام سے ہر پتہ تلواریاں
 اور کئی ہر سے ہر پتہ تلواریاں

تاریخ

۹۲

دوق کرنا چاہئے ہرگز نہ کرنا
عید سال ہونے سے ہوں نہ ستر ستر
نہری دن سے ہوں نہ ستر ستر
اور جاسد پتھر واسطے اون کے ہاں
چرخ پتھر کے پتھر و خراہاں
التمام و تحقیق
ہیں

قصیدہ نامہ
گھر چین کوئی مہزون ملک چین
نور لکائی زمین تو ہے غزل سی زمین
پہاں ہے مساحت دفاع کے
میدان کے صور قیامت
شاد و غم

پا تا گرداب سے ہے گرد و نمان آبی
دست ہمت نے تو کو کھولی رو سپر کی نیت

جیری تجن بخش سے جو دیر کا معین ہے گھٹکان
چنگیز بنین ہرین اور اڑا تو سو کیا کیا حصار

2

وینا ہے تری خویشی میں نقارہ حب فلک | آتا ہے صفا چربیا کی صورتیہ نظر ملال

2

تا سر طائر ایک پرندہ نہ بچ سکے

مطلع قصیدہ منع حضرت ابوشاہ السیاحیہ بیت آرامگا

نام کو اللہ اکبر کیا نزی توقیر ہے

انعام

کرون اگر رقم ہستیت کا آج آہنگ

تراد ضرورت مائیت ہے پافون کو اپنے
کرے ہے شیر کی چربی ہے اس کو

ستاره‌ی رخ روشن کولس شودن تبسم

ط

پہن وہ تعلیم مندرجہ ذیل و سر اورنگ گل جن یہ گناہ و حین میں تختہ اورنگ گل

[illegible]

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

قطعه

دعا ہے فوق کی بدعت دیکھو
سارے آپ کو کیا آنت ای دیکھو
یہ بھی دیکھو کہ کسی مذکورہ
بل سونہ دار شمس و آفتاب کی

اشعار فقیدہ

اس کی تری طبع موزون کی ہے کہ
یہ کو کہتے ہیں وہ مثنوی فاعلات
فیض کے ہنسے دیکھو کہ ان کے
ذات ہے تری شمس و آفتاب

اشعار فقیدہ ہفت زبان

ایک سرلان واسد مہر کاظم اسکی
آب دایہ ہوئے فتنہ ناسک
ہیں روئیدگی تہرہ و یاد آئی

دیوان فوق

جس طرح نقشے کا عالم ہو فتنہ ناسک
وقت سے بیان نہ کرے ارشاد اکبر و دیگر

فرو

کہہ اور آواز میں ہیں ہرگز
پیل نہ سکیں گے کج بآتش و آب و خاک

فرو

تا کہ یہ گہ اور منہ مطلقا پست
چھوڑ دینے کے لیے بآتش و آب و خاک

خاتمہ

کثرت تار نظر سے ہو تاشایون کی
وزنوش آب سناہیں سے بنا کر لایا
جسکو دعویٰ ہو سخن کا یہ سنا و واو کو

رباعیات مدح

شما با تجھے بادولت و بخت میسرور
ہو وے شرف اندوز و زری طالع سے

رباعی

خوشخبر سے اک و زہ جہان میں ہر روز
ہے جھک کر رانے میں شرف و آواز و ماہ

رباعی

کتنا ہے یہ فیروزی رنگ و نور روز
ہو و شرف سرکش کے لیے سہم الموت

الحمد للہ کہ انشاء اللہ
در سطح گزشتہ روز دیکھو و در باب
بشیر و خوشخبر و صاحب سی آئی ای قیام کا پتہ
تجلی و کشف و سرور و شرف و بخت و آواز
بہا و بھری تمام بطور اظہار
یہ قیام تمام بطور اظہار



کتابت طفر انتخاب ہے چاروں جلدوں کا مختصر
سراج الدین طفر استاد غازی کا۔

دیوان بہار عرب۔ درمیانہ کلام رسالت مولف حامی
عزیز مصطفیٰ آزادی۔

دیوان لطیف۔ پاکیزہ دیوان غزلیات سے معراج غلام
سردار کائنات مصنفہ حافظ محمد لطیف علی بن صاحب

بریلوی۔
القصا۔ مکتب سرمدی غزلیات تمام دیوان کی محافل المصطفیٰ بن
ازتبار کا طبع لطیف غلام سرمدی لاہوری۔

دیوان ہجر رسالہ۔ عمدہ کلام از مرزا فرمان علی بیگ
سائیک۔

دیوان نیاز۔ از روشنی مسکن مع مالک بیدشت دیندار
امیر بریلوی۔

دیوان شہید دی۔ مصنفہ اکرام علی بن شہیدی نخلیج
دیوان امیر۔ مکتبہ الفیہ الامیر محمد امیر نخلیج۔

دیوان عالی دہلوی۔ کئی مرتبہ دیوان مختلف مقامات میں
چھپا اور بریلی خواہش سے بکا اور ہنوز خواہش فرار ان
اسی طبع سے ہے کیونکہ ہنوز سے علی بابہ حرر الاسد اللہ
بریلوی کا کلام ہے جن کا مشعل و نظریہ و سنان میں
ہیں ہے یہ بطور مطلق لسانی سے مشعل ہو کر
طبع ہوا۔

دیوان نشاط الاحباب۔ مصنفہ بابو برگہ سہا کے۔

دیوان جبار۔ مصنفہ مرزا حسین بیگ نخلیج ہزار۔

دیوان فائق۔ سب سے بظہر عشق کلام ادب کا دل آویز المیر
غلام محمد نخلیج۔

دیوان واسطی۔ نادر کلام بریلوی سید ضل رسولان
نخلیج۔

دیوان عاشق۔ کلام لطیف از پیر نیکم لال نخلیج عاشق۔

دیوان خواجہ میرور۔ شاعر صاحب باطن۔

دیوان کجاہر حقیقت۔ درمیانہ سید مجتبیٰ نخلیج
علی احمد نخلیج۔

دیوان ہشتا۔ مصنفہ کبیر رام۔

دیوان صبا۔ سب سے پہلے آکر دو اور سیر و سر علی بعباب

دیوان احسان۔ از سید دانش علی شاہ۔

دیوان نواب علی انارکولہ۔ سید علی الدین خان سہا و نخلیج
عزیز نواب ہنوز صاحب۔

دیوان مخزن شوق۔ غزلیات بطور حضرت نور علی
مصنفہ شوق ہنوز اس کے سر و منی نخلیج ہر ایک کلام میں کلام
ذوق و سرمد کلام میں کلام ہنوز۔

الخصا۔ شایستہ کلام ہنوز غزلیات جامع از شوق ہنوز۔

دیوان ولی۔ دیوان مستقیم زبان ریختہ سرمد شکر گوئی
زبان ریختہ شفاہ ولی اللہ گجراتی کا کلام ہے اول زبان ریختہ
میں اس سے شاعر عالی نے مستقیم کہا ہے بریلی نخلیج
سے دستیاب ہوا۔

ہمنستان جوش۔ دیوان نواب محمد حسن خان بریلی از غفر ملک
نواب علی محمد خان۔

مجمع الاشعار۔ نخلیج لہا کے اردو و فارسی اسانڈہ۔

جین مہر نظر۔ اشعار اردو و فارسی اسانڈہ فرنگی و ہندو
نخلیج۔

گلستانہ آمانت۔ میں میں سید و سیدہ غزلیات اسانڈہ
نخلیج۔

گلستانہ لغت۔ اشعار فارسی و اردو و لغت محمد علی دیرا۔

گلستانہ حندان۔ کلام ہنوز نخلیج شوق علی نخلیج
نخلیج۔

سمش فضل۔ مصنفہ ولی محمد ہزار و والی سور محمد و

منانہ خیالی منظوم از شوق غلام محمد خان نخلیج۔

گلشن فیض۔ مصنفہ سید از شوق بہار الہی بن۔

خروج سیر۔ تہذیب نامہ گجراتی نواب بہار خان سید
ربا سیر محمد۔

کتاب قصہ جات خضر

الف لیلة بالتصویر اردو مترجمہ مخدوم سحر علیاں الہ عظم
مولوی محمد حامد علی خان قائد حلف حافظہ غلام علی خان شاہ آبادی
لکھنؤ پرنٹنگ پریس غلام محمد الہ آبادی
الغنیہ - مترجمہ مولوی صاحب مکتبہ مکتبہ
فنائین عجائب - بالقرینہ مولوی صاحب علی بیگ سرور
ایضاً - برقاہ خانی
ایضاً - برقاہ خانی
ایضاً - بقیہ القویہ
سروش سخن - سحر علیاں صاحبہ سیدہ الدین بیگم مولوی
خلیسہ میرٹ صاحبہ صاحبہ مولوی صاحبہ علی شہید
باغ و بہار - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ مولوی
ایضاً - برقاہ خانی
طاس مضامین - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
سہل کیر - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
وقائع راجہ - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
سچی بہادی - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
آرامین مخمل - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
ایضاً - برقاہ خانی
ایضاً - بقیہ القویہ
داستان امیر حمزہ - بالقرینہ مولوی صاحبہ
مولانا علی گڑھی -
نور مریض - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
عمر حسن دہلی -
بستان حکمت - اردو ترجمہ مولوی صاحبہ
نور ان گرا -
قصہ سیاہ پوش - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
فنائین مقبول - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
اکثر اشاعت کبھی
قصہ سورج پور - ایک زمیندار کا بیان مولوی صاحبہ
آئینہ عقول - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
نور اور شہ سید غلام محمد خان مولوی صاحبہ

کبھی کے
جہادہ شہید - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
قصہ الرکب - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
سیر مقبول - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
اکثر اشاعت کبھی
قصہ گوی بند بھرتی -
سنگار سن پستی - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
بنیال کبھی - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
کل رکاوٹ - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
طلوع کبھی - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
قصہ کل صنوبر - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
طلوع ناسم - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ

کتب فناء منظم

الف لیلة منظوم - بالقرینہ مولوی صاحبہ
۱۔ جلد - نظم و نثر مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
۲۔ جلد - نظم و نثر مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
۳۔ جلد -
۴۔ جلد - از شہ شادوی لال شاہ مرزا انیم دیوی -
محمودہ نقض - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
۱۔ قصہ سوداگر کیجہ - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
۵۔ بقدر شاہ دوم -
قصہ سوداگر کیجہ -
قصہ ماہی گیر -
قصہ مجسمہ -
قصہ شہسوار -
سنگار سن پستی - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
گلزار ابراہیم - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ
چشمہ شیریں - مولوی صاحبہ مولوی صاحبہ

CALL No. { ۸۹۱۴۳۱
۷۲۲۷

ACC. No. ۷۱۳۷۱

AUTHOR ذوق المآثر

TITLE [۳] دیوان ذوق

URDU SECTION

THE BOOK MUST BE CHECKED AT THE TIME
OF ISSUE



**MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

RULES:-

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for text-books and 10 P. per vol. per day for general books kept over-due.

RULES:—

- John W. Allen
J. W. Allen
J. W. Allen